1021

ن و ۱۵۱

ِان نعت

(٢)

در دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰؐ ست

آبروئے مازِ نامِ مصطفیٰؐ ست

اقبالؒ

مکتبہ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ) ۵-اے شارع جلال الدین رومی (فیروز پور روڈ) لاہور ۱۶

Marfat.com

سلسلہ

ایوانِ نعت ——— ۲

مرتّب ——— ملک فاروق احمد

کتابت ——— محمّد اشرف تبسّم

عکّاسی ——— ملک فاروق احمد

— ناشر —

مکتبۂ ایوانِ نعت

۵ - اے شارع جلال الدّین رومی (فیروز پور روڈ)

مزنگ چونگی لاہور

سرورق کی طباعت : — پرنٹ مین ۴۳ ریٹی گن روڈ - لاہور

مطبع ——— جمال محمود پریس دربار مارکیٹ لاہور

بار دوم ——— دسمبر ۱۹۸۷ء

تعداد ——— ایک ہزار

ہدیہ ——— ۵ روپے

Marfat.com

فرمانِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی ہے "الکاسبُ حبیب اللہ"
"دست کار اللہ کا دوست ہے"

یہ حدیثِ نبوی اگرچہ بڑی مختصر ہے مگر اس کی جامعیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دوست ہونا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس کا دوست ہونا اس کا محبوب ہونے کے مترادف ہے اور مقامِ محبوبی بہت بڑا مقام ہے۔ اہلِ دل اللہ کی دوستی کی تمنا کرتے ہیں، اس کی دوستی کو ترستے ہیں اور اپنے آپ کو اس کی دوستی کے قابل بنانے کے لئے خود کو سخت عبادت و ریاضت میں مصروف رکھتے ہیں۔ پھر بھی یہ ضروری نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا دوست بن جائے۔

دوسری طرف آپ تصور کریں کہ اُس شخص کا کیا مقام ہوگا جسے خود اللہ تعالےٰ اپنا دوست بنائے لیکن یاد رہے کہ یہ مقام کوئی آسانی سے ہاتھ نہیں آتا۔ اس کے لئے دستکاری کا عمل ضروری ہے اور دست کاری کے عمل سے مراد رزقِ حلال کمانا ہے جو اپنی جگہ ایک بہت مشکل کام ہے۔ ہمارے سرکارِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس مقام پر فائز ہونے کے لئے بھی تجارت کا پیشہ اختیار کرنا پڑا اور آپ نے نہایت محنت اور دیانت داری سے تجارت کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپؐ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے کہ آپ ہمارے لئے بہترین نمونۂ عمل ہیں۔

فون: 870361-5

٭ ٭ ٭ ٭

Marfat.com

ایوانِ نعت کیا ہے

58757

- ایوانِ نعت ایک تحریک ہے۔
- ایوان نعت خدمتِ نعت کا دوسرا نام ہے۔
- ایوانِ نعت فروغِ نعت کا اہتمام ہے۔
- ایوانِ نعت عاشقانِ نعت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کو کہتے ہیں۔
- ایوانِ نعت عاشقانِ نعت کے دلوں کی دھڑکن ہے۔
- ایوانِ نعت سرکارِ ہر عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے غلاموں کی انجمن ہے۔
- ایوانِ نعت جنابِ سرکارِ ہر عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبت و عقیدت کا اظہار ہے۔
- ایوانِ نعت، نعت نگاروں اور نعت خوانوں کے جذباتِ مدحت کا فروغ ہے۔
- ایوانِ نعت ہماری نگاہوں کا نقطۂ ارتکاز ہے۔
- ایوانِ نعت ہمارا تشخص ہے۔
- ایوانِ نعت جنابِ اکرم الاکرمین صلّی اللہ علیہ وسلّم کی عطا ہے۔

Marfat.com

روداد محفل اور گزارشات

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعریف اور ثنا خوانی ہی ایوانِ نعت کا مقصود ہے۔ نعت کے فروغ اور سائنسی بنیادوں پر اس کے پھیلاؤ کا اہتمام کرنا۔ یہی وہ بنیاد ہے جس پر ایوانِ نعت کو قائم کیا گیا ہے۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی ذات پُرنور ہے جو وجہ تخلیقِ کائنات ہے ہی۔ اللہ کریم کی مہربانی اور سرکارِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایت سے ایوانِ نعت اپنی دوسری محفلِ نعت کا انعقاد کر سکا۔

خنک موسم تھا اور نومبر ۲۰ تاریخ کی ایک معطر صبح تھی۔ انٹرنیشنل ہوٹل شاہراہ قائدِ اعظم کے بڑے ہال میں قرآنی آیات۔ نعتیہ اشعار۔ درودِ پاک کے بینروں کے علاوہ روضۂ پاک کے مختلف پوسٹر لگائے گئے تھے۔ اگربتی کی مہک بھی پھیلی ہوئی تھی۔ بیشتر اصحاب ہال میں داخل ہوتے ہی درودِ پاک کا بے ساختہ ورد شروع کر دیتے تھے۔

نو بج کر پانچ منٹ پر پروفیسر منیر قصوری صاحب نے ڈاکٹر ایم اسلم قریشی صاحب ڈائریکٹر تعلیم (کالجز) لاہور ڈویژن کو صاحبِ صدارت کی ظفر الاسلام کنٹرولر ٹیلیگراف سٹورز اور شمس علی قصوری صاحب کو مہمانانِ خصوصی کی نشستوں پر رونق افروز ہونے کے لئے کہا اور قاری افضال نجم صاحب کو تلاوتِ کلام اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے کہہ کر محفل کا آغاز کیا۔

جناب وحید چغتائی نے حمد اور جناب نذیر حسین نظامی۔ جناب محبوب ہمدانی۔ جناب بشیر احمد۔ جناب اصغر علی نقشبندی۔ جناب اشفاق احمد بھٹی۔ جناب صوفی نذیر احمد

Marfat.com

جناب صبغتہ اللہ ۔ جناب صوفی محمد عارف اور جناب اعجاز الحسن نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ۔

پڑھنے والے بے خود اور سننے والے دم بخود تھے ۔ محفل پر جذب کا عالم تھا سامعین و حاضرین بے اختیار نعرۂ تکبیر اور نعرہ رسالت بلند کر رہے تھے ۔

صدرِ محفل جناب ڈاکٹر ایم اسلم قریشی نے صدارتی خطبہ دیا ۔ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ پاک میں سلام پیش کیا گیا ۔ پاکستان کی سلامتی ۔ مسلمانوں کے احوال کی درستگی اور ایوانِ نعت کے مقاصد کی تکمیل کے لئے دُعا کی گئی ۔ محفل کے آخر پر حاضرین کی تبرک سے تواضع کی گئی ۔

اس مرتبہ ایوانِ نعت کی مجلس عاملہ کے فیصلے کے مطابق تمام محفل کی سمعی وبصری ریکارڈنگ کی گئی اور آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا ۔ انشاء اللہ !

ایوانِ نعت " سلسلہ " شروع کیا گیا ہے جس کا یہ دوسرا مجلہ آپ کے پاس ہے ۔ دسمبر ۱۹۸۷ء سے مجلہ کے علاوہ سمعی وبصری کیسٹ بھی مناسب ہدیہ پر فروخت کے لئے موجود ہیں ۔ ان سے احباب اپنے عزیزوں کے گھروں تک یہ پاک محفل پہنچا سکیں گے

احادیثِ پاک ۔ نعتیں اور صدارتی خطبہ سے اقتباس اس مجلہ میں ہیں ۔ پروفیسر منیر قصوری صاحب کا سلسلہ وار مضمون " وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَک " ۔ حاجی منور خاں صاحب کا مجلسِ سخن سے ایوانِ نعت تک " کی قسط اوّل ، نذیر حسین نظامی صاحب کا انٹرویو پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر صاحب کا مضمون اعشیٰ قیس اور اس کا نعتیہ قصیدہ کے علاوہ عربی نعت کے دو شعروں کا اردو منظوم ترجمہ بھی شامل ہے ۔

میں دعا کرتا ہوں اور آپ بھی میرے ساتھ شامل ہوں کہ اللہ پاک اپنے محبوب صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے صدقے میں پاکستان کو استحکام بخشے ۔ مسلمانوں میں اتحاد قائم ہو اور ایوانِ نعت کو اس کی درست لائن پر چلائے (آمین ثم آمین)

Marfat.com

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ میں حاجی سیف الدین صاحب ایچ جی ایم پرنٹنگ والے حاجی محمود صاحب جمال محمود پریس والے۔ ثاقب نواز۔ ملک صاحب پرنٹ مین پریس والے یٰسین صاحب، نور ریڈیو اور ریکارڈنگ والے اور مسعود چوہدری صاحب برائٹ وڈیو والے کو مبارک باد پیش کروں کہ انھوں نے سلسلہ ایوانِ نعت اور ایوانِ نعت کی محافل کی ریکارڈنگ کی سعادت حاصل کی۔

اخیر میں سلسلہ ایوانِ نعت کے قارئین کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ اسے خوبصورت بنانے کے لئے اپنی قیمتی آراء بھی بھیجیں اور رشحاتِ قلم بھی۔ قابلِ اشاعت مضامین اور نعتوں کو اس میں ضرور جگہ دی جائے گی۔ عنقریب تصنیفات اور تالیفات پر تبصرے کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ اہلِ علم و ادب مکتبۂ ایوانِ نعت کے پتے پر اپنی کتابیں ارسال کریں۔ تبصرے کے لئے تین کتابوں کا آنا ضروری ہیں۔

ایوانِ نعت جنوری کے شمارے میں بیاضِ نعت کے زیرِ عنوان شعروں کا انتخاب پیش کر رہا ہے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ کرم کے حوالے سے اپنے پسندیدہ اشعار ۱۵ ر جنوری تک روانہ کریں۔

اگلے ماہ تک اجازت۔ اللہ پاک آپ کو اور ہمیں سرکار ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی اور حقیقی محبت اور اُن کا قرب عطا کرے۔ آمین ثم آمین!

ملک فاروق احمد

Marfat.com

پاپولر فائبر گلاس کی بدولت

ہر گھر کے لیے

باتھ ٹب کی سہولت

ماربل سرامکس اور تمام چینی سے زیادہ مضبوط، پائیدار قیمت انتہائی کم کارکردگی میں لاجواب۔ ملکی اور غیر ملکی سرامکس سینیٹری ویئرز سے سو فیصد ہم آہنگ خوشنما، دیدہ زیب رنگوں میں پاپولر فائبر گلاس انڈسٹریز کے باتھ ٹب، شاور ٹرے، واٹر ٹینک اور دیگر مصنوعات

پاکستان کے تمام بڑے شہروں میں دستیاب ہیں

پاپولر فائبر گلاس انڈسٹریز

A-5 فیروز پور روڈ لاہور فون ۲۷۲۰۴۰، ۴۱۴۰۸۰، ۲۷۴۳۹۷

۳۵-سی بلاک، ۱۰، فیڈرل بی ایریا- کراچی- فون ۶۸۳۶۵۶

Marfat.com

پاپولر فائبر گلاس کے ڈیلرز

- کراچی سینٹری اسٹور، واٹر پمپ فون: ۶۸۶۸۴۱
- جان محمد لمیٹڈ لاہور فون ۴۱۵۴۷۰
- سایا کمرشل کارپوریشن، طارق روڈ فون: ۴۱۱۹۶۹
- احمد سینٹری مارٹ، ڈاکٹر ضیاء الدین احمد روڈ۔ فون: ۲۱۶۰۹۰
- رمضان سینٹری اسٹور، راشد منہاس روڈ فون: ۴۶۱۹۰۹
- وحید سنز لاہور فون ۴۱۸۷۰۲
- مشتاق علی سینٹری، صدیق وہاب روڈ، کراچی، فون: ۷۲۳۲۹۳
- آصف برادرز، سوئیکار نو بازار، پشاور
- ملک برادرز، جناح روڈ، راولپنڈی فون ۷۴۰۰۰
- طارق سینٹری، فیصل آباد فون ۲۴۳۳۱
- مدینہ ٹریڈنگ کارپوریشن، شرف آباد، کراچی فون ۴۲۵۵۷۷
۴۲۵۵۸۸
- اورینٹ سینٹری گولیمار، کراچی فون: ۶۲۲۶۳۶۰
- حمید اینڈ کمپنی فیصل آباد فون ۲۷۸۲۱
- ارشاد پائپ اسٹور، گولیمار، کراچی فون: ۶۲-۴۰۵
- پرسٹیج سینٹری، ۸۱۔سی ڈیفنس فیز ۲، ڈیفنس فون: ۵۴۱۳۹۵
- الکرم سینٹری، اسٹیڈیم روڈ، کراچی فون: ۴۲۳۵۱۰

Marfat.com

ہر قسم کا سامانِ منیاری

پرفیوم۔ کاسمیٹک، فینسی گڈز
تحائف ہول سیل مارکیٹ سے کم قیمت
پر خریدنے کے لیے تشریف لائیں

ایم منوّر خان اینڈ برادرز
۱۱۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور
فون: ۶۳۲۹۲
۲۵۳۳۵۱

گھریلو اور صنعتی استعمال
کیلئے بہتر اور قابلِ اعتماد
وارسک کیبلز
لاہور
فون
۶۸۷۸۵

محافلِ نعت کے انعقاد پر
ایوانِ نعت کو دلی مُبارکباد پیش کرتے ہیں

گھریلو اور صنعتی استعمال کیلئے
بہتر اور قابلِ اعتماد
وارسک کیبلز
بجلی اور ٹیلیفون

تقسیم کنندگان: ملک الیکٹرک کارپوریشن
فون ۶۸۷۸۵
۱۔ محمدی الیکٹرک مارکیٹ، شاہ عالمی، لاہور

Marfat.com

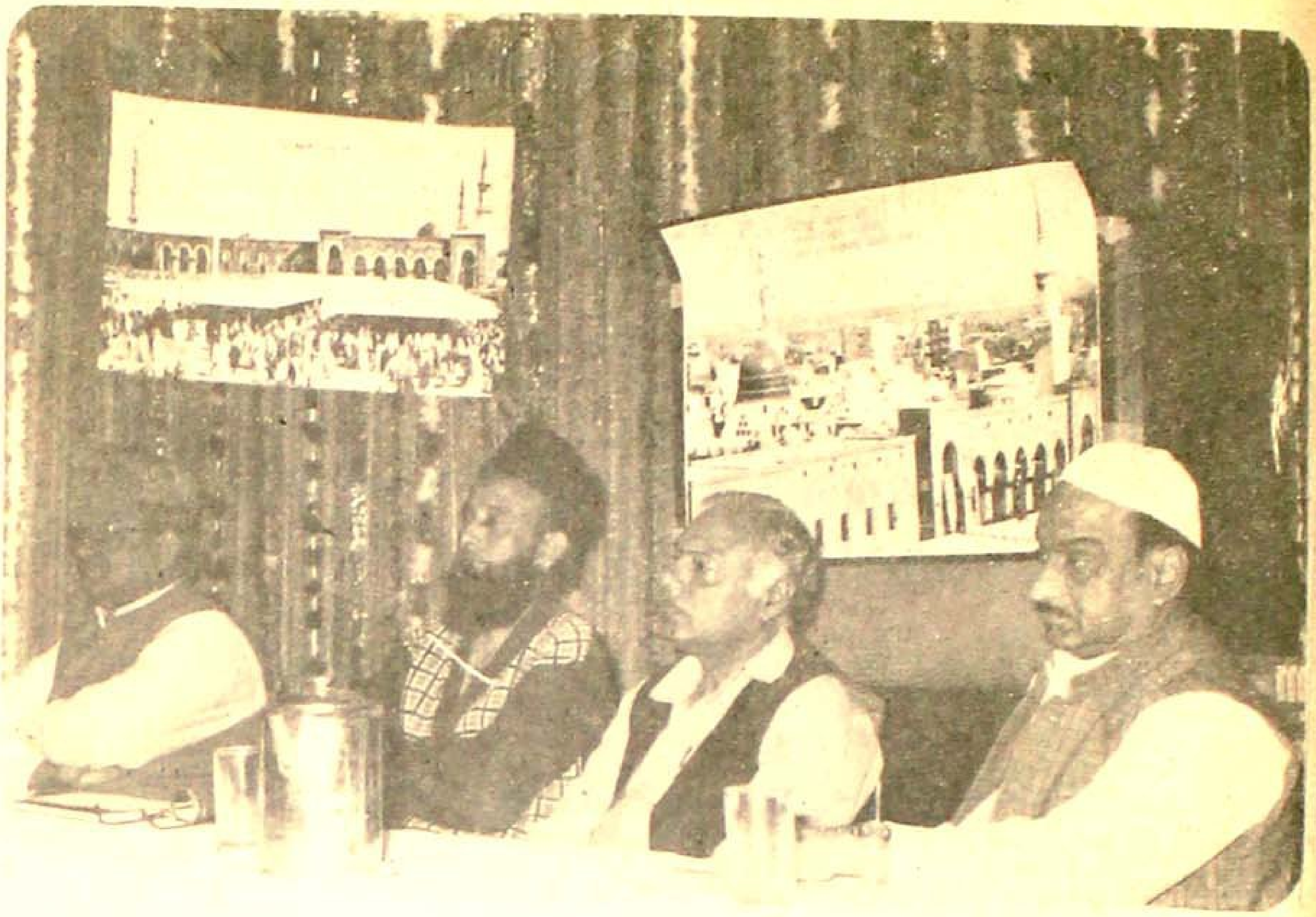

ظفر اسلام - پروفیسر ڈاکٹر اسلم قریشی ۔ شمس علی قصوری - پروفیسر منیر قصوری

Marfat.com

خُدا کی رِضا چاہتے ہیں دو عالم
خُدا چاہتا ہے رِضائے محمّدؐ

احمد رضا خاںؒ بریلویؒ

★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★ ★

قوّتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمّدؐ سے اُجالا کر دے

حکیم الامّت علّامہ محمد اقبالؒ

CALENDAR 1988

JANUARY

F	S	S	M	T	W	T
1	2	3	4	5	6	7
8	9	10	11	12	13	14
15	16	17	18	19	20	21
22	23	24	25	26	27	28
29	30	31				

FEBRUARY

F	S	S	M	T	W	T
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29			

MARCH

F	S	S	M	T	W	T
				1	2	3
4	5	6	7	8	9	10
11	12	13	14	15	16	17
18	19	20	21	22	23	24
25	26	27	28	29	30	31

APRIL

F	S	S	M	T	W	T
1	2	3	4	5	6	7
8	9	10	11	12	13	14
15	16	17	18	19	20	21
22	23	24	25	26	27	28
29	30					

MAY

F	S	S	M	T	W	T
		1	2	3	4	5
6	7	8	9	10	11	12
13	14	15	16	17	18	19
20	21	22	23	24	25	26
27	28	29	30	31		

JUNE

F	S	S	M	T	W	T
					1	2
3	4	5	6	7	8	9
10	11	12	13	14	15	16
17	18	19	20	21	22	23
24	25	26	27	28	29	30

JULY

F	S	S	M	T	W	T
1	2	3	4	5	6	7
8	9	10	11	12	13	14
15	16	17	18	19	20	21
22	23	24	25	26	27	28
29	30	31				

AUGUST

F	S	S	M	T	W	T
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30	31	

SEPTEMBER

F	S	S	M	T	W	T
30						1
2	3	4	5	6	7	8
9	10	11	12	13	14	15
16	17	18	19	20	21	22
23	24	25	26	27	28	29

OCTOBER

F	S	S	M	T	W	T
	1	2	3	4	5	6
7	8	9	10	11	12	13
14	15	16	17	18	19	20
21	22	23	24	25	26	27
28	29	30	31			

NOVEMBER

F	S	S	M	T	W	T
				1	2	3
4	5	6	7	8	9	10
11	12	13	14	15	16	17
18	19	20	21	22	23	24
25	26	27	28	29	30	

DECEMBER

F	S	S	M	T	W	T
30	31					1
2	3	4	5	6	7	8
9	10	11	12	13	14	15
16	17	18	19	20	21	22
23	24	25	26	27	28	29

مکتبہ ایوانِ نعت ۵-اے شارع جلال الدین رومی (فیروز پور روڈ) لاہور

Marfat.com

صدارتی خطبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب منیر قصوری ۔ مہمانانِ خصوصی بزرگ اور اصحاب ۔

میں شاعر اور ادیب نہیں لیکن محکمہ تعلیم سے میرا بہت پرانا رشتہ ہے اور میرا شمار برائے اساتذہ میں ہوتا ہے ۔ میں ان لوگوں میں شامل ہوں جنھوں نے تعلیم کو ہی اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنایا ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق تعلیم کی روایت کو قائم کئے ہوئے ہیں ۔ ہم اپنی زندگی کے لیے سماجی ۔ معاشرتی اور اقتصادی ڈھانچہ علیحدہ علیحدہ جہتوں سے لیں تو وحدت قائم نہیں رہ سکتی ایک انتشار کی کیفیت ہوتی ہے ۔ اس طرح امن اور محبت سے دُور ہو جاتے ہیں ۔ ہمیں اس کے لئے ایسی سمت جانا ہوگا جہاں سے سب کچھ مل سکے ۔ اللہ پاک نے نبیِ آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر بتا دیا کہ میرا دین مکمل ہے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والا صفات کی طرف ہی رجوع کرنا ہوگا

پاکستان اگر نظامِ مصطفےٰ نافذ کرنے کے لئے حاصل کیا گیا ہے تو ہمیں اس خطّے سے محبّت کرنا ہوگی ۔ نعت، محبت کی علامت ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں ہر وقت ذکرِ سرکارِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وسلم رہنا چاہیئے اور یہی ہمارے قبلہ کی درستگی کی علامت ہے ۔ اس طرح یہ نعت ہی نہیں بلکہ یہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشن ہوگا ۔ اللہ پاک ہمیں اس کو مکمل کرنے کی توفیق دے ۔ آمین ثم آمین !

ڈاکٹر ایم اسلم قریشی

ڈائریکٹر تعلیمات (کالجز) لاہور ڈویژن

Marfat.com

ایوانِ نعت

کی ماسلامی اور ملّی خدمات پر ہم اس
کے کارکنوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں

خان کلینک ذیلدار روڈ
اچھرہ، لاہور

ایوانِ نعت

کے مُخلص اور بے ریا
کارکنوں کی خدمت
میں ھدیۂ تبریک

شکیل احمد صدیقی

۱۱۹- اورنگزیب بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن لاہور

Marfat.com

ورفعنالك ذكرك　　　　دوسری قسط

پروفیسر منیر قصوری

آسمانی کتابوں میں ذکرِ حضورؐ

چنانچہ ارشاد ربّانی ہے "وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ. وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا. فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ، فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ"۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے پاس وہ کتاب آئی جو ان کے پاس موجود کتاب کی تصدیق کرتی تھی اور وہ اس سے پہلے اس نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ پھر جب ان کے پاس وہ پیغمبر کریم علیہ التحیۃ والتسلیم تشریف لے آئے جنہیں وہ لوگ پہچانتے تھے تو انہوں نے انہیں ماننے سے انکار کر دیا۔ انکار کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

یہ آیہ کریمہ ایک طرف قرآن پاک کی صداقت کی گواہ ہے تو دوسری طرف جناب سرکارِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کی شاہد بھی اور یہ بات ہر باشعور آدمی اچھی طرح سمجھتا ہے کہ جو چیز خود صداقت سے محروم ہو وہ کسی دوسری چیز کی تصدیق نہیں کر سکتی۔ قرآن پاک چونکہ خود ایک صداقت ہے اس لئے تمام سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے کہ وہ کتابیں برحق تھیں اور پھر ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ جناب نبیِّ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جس قدر بھی صفات وکمالات تورات میں مذکور تھے یہودی ان سے پوری طرح باخبر تھے۔

Marfat.com

روح المعانی میں لکھا ہے کہ یہود جب اپنے دشمن کافروں اور مشرکوں پر غلبہ پانے سے عاجز آجاتے تو ان الفاظ میں دُعا کرتے تھے۔ "اللّٰھُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ نَبِيِّكَ الَّذِي وَعَدْتَنَا أَنْ تَبْعَثَهُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَنْ تَنْصُرَنَا الْيَوْمَ عَلَى عَدُوِّنَا فَيُنْصَرُوْنَ۔

اے اللہ ہم تجھے تیرے اس نبی آخر الزمان کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں جس کی بعثت کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے۔ آج ہمیں ہمارے دشمنوں پر فتح عطا کر تو اللہ تعالٰے انہیں فتح دے دیتا۔ جب سرکارِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم دنیا میں تشریف لائے تو یہودیوں نے تورات میں مذکور تمام صفات و کمالات کو آپ کی ذات میں مجسّم دیکھ کر آپ کو پہچان لیا۔ لیکن آپ کو اللہ تعالٰے کی طرف سے بھیجا جانے والا پیغمبر ماننے سے انکار کر دیا اور ان کے اس انکار کی دو وجہیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ انہیں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم بنو اسرائیل میں سے نہیں تھے۔ آپ کی ولادت بنو اسماعیل میں ہوئی دوسری یہ کہ انہیں اپنی چودھراہٹ ختم ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔ انہوں نے یہ اچھی طرح بھانپ لیا تھا کہ اگر وہ مسلمان ہو گئے تو پیغمبر اسلام کے وضع کردہ سنہری اصولوں کے سامنے ان کی شمع کاروبار کی لو زیادہ دیر اپنا کام نہیں کر سکے گی جو سود کے سہارے پر ٹمٹا رہی تھی۔ چنانچہ انہوں نے حلقہ بگوش اسلام ہونے کی بجائے اپنے نام نہاد یہودی مذہب کو اپنائے رکھنے کو ترجیح دی اور اسلام و پیغمبر اسلام کے خلاف محاذ آرائی پر اتر آئے۔ جہاں تک بنو اسماعیل میں حضور کی ولادت اور بعثت کا تعلق ہے تو یہ مشیّت کا فیصلہ تھا کہ وہ بنو اسماعیل کو اس نعمتِ غیر مترقبہ سے نوازنا چاہتی تھی اور جب اللہ سبحانہٗ و تعالٰی کسی کام کے کرنے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو پھر اسے اس کام سے کوئی نہیں روک سکتا اور پھر جناب خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے جدّ امجد سیدنا ابراہیم علیہ السّلام کی تعمیر کعبہ کے وقت اللہ تعالٰی سے دُعا بھی تو یہی تھی کہ وہ

Marfat.com

جناب ابراہیم اور اسماعیل علیہما السّلام دونوں کو مسلمان بنائے، ان کی اولاد میں سے ایک مسلمان امّت پیدا کرے اور ان کی اولاد میں ایک ایسے نبی کو بعثت کا سامان کرے جو انہیں اُس کی آیات پڑھ کر سنائے، انہیں قرآن کی تعلیم دے اور آلائشوں سے پاک کرلے۔ ظاہر ہے کہ یہ پیغمبر منتظر بنو اسرائیل میں سے تو نہیں ہو سکتے تھے۔ ان کا تعلق تو بنو اسماعیل ہی سے ہوناتھا اور یہ پیغمبر ہمارے نبیِّ مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے سوا اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ ان اوصاف و کمالات سے متصف صرف اور صرف آپ ہی کی ہستی تھی ویسے بھی مکّہ مکرّمہ کے نواح میں اولادِ ابراہیم کا آباد ہونا خود اپنی جگہ ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔

جب یہودیوں پر یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ نبیّ آخر الزمان کا تعلق بنو اسرائیل کی بجائے بنو اسماعیل سے ہے تو انہوں نے آپ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے نبیّ مرسل ماننے سے انکار کردیا اور سخت ہٹ دھرمی اختیار کرلی۔ پھر اللہ تعالےٰ نے بھی ان کے اس غیر لچکدار رویّے کو دیکھتے ہوئے انہیں اپنی لعنت کا مستحق قرار دے دیا۔

سیّدنا ابراہیم علیہ السّلام نے اللہ تعالےٰ سے اس قدر خوبصورت انداز میں دُعا کی کہ جناب سرورِ ہر دو عالم کو اپنی نسلِ پاک میں مانگ لیا اور ایک پیغمبر کی ایک پیغمبر کے حصول کے لیے دُعا رائیگاں نہ گئی۔ طالب کا اندازِ طلب دلکش ہو تو مطلوب کا حصول اور بھی آسان تر ہو جاتا ہے۔ سبحان اللہ ان ہر دو طالب و مطلوب کے کیا کہنے کہ طالب بھی عظیم اور مطلوب بھی عظیم کہ جس کے صدقے میں نہ صرف ایک کائنات معرضِ وجود میں آئی بلکہ ہر جہاں کی تخلیق اسی کی ذاتِ والا تبار کا صدقہ ہے۔

جناب سرورِ ہر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی بشارت کا ذکر تورات اور انجیل دونوں میں ہے۔ خود اللہ تعالےٰ نے سورۂ صف میں اس بات کی طرف بڑا واضح ارشاد کیا ہے۔ " واذ قال عیسیٰ بن مریم یا بنی اسرائیل

Marfat.com

إنّی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدیّ من التّوراۃ ومبشّرًا برسولٍ یاتی مِن بعدی اسمُہٗ احمدُ۔ فلمّا جاءھم بالبیّنات قالوا ھذا سحرٌ مُبینٌ۔ اور اس وقت کو یاد کرو جب عیسٰی بن مریم نے کہا اے بنو اسرائیل میں تمہاری طرف رسول (بنا کر بھیجا گیا) ہوں یہ جو تورات ہے میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اُس رسول مکرّم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد آئیں گے، ان کا نام احمد ہوگا۔ پھر جب وہ احمد ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے تو ان لوگوں نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے

اس آیۂ کریمہ میں پانچ باتوں کا ذکر ہے۔ ایک یہ کہ جناب عیسٰی علیہ السّلام ابن مریمؑ ہیں، دوسرے وہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے رسول ہیں بیٹے نہیں، تیسرے وہ تورات کی تصدیق کرنے والے ہیں، چوتھے وہ ہمارے نبیّ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت وبعثت کی بشارت دینے والے ہیں اور پانچویں یہ کہ جب سرکارِ ہر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم بڑی واضح نشانیوں کے ساتھ عیسائیوں کے پاس آئے تو انہوں نے کہا یہ تو جادو ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ عیسائیوں نے بھی یہودیوں کی طرح آپ کو نبیّ مرسل ماننے سے انکار کر دیا اور سچی بات یہ ہے کہ انہوں نے جناب رسالتمآب صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو رسول ماننے سے انکار نہیں کیا اپنے پیغمبر جناب عیسٰی علیہ السّلام کی سچّی بات کا یقین نہیں کیا اور اگر کوئی اُمّتی اپنے پیغمبر کی بات ماننے سے انکار کر دے تو وہ نافرمان ہو جاتا ہے اور نافرمان ہو جائے تو اُمّتی نہیں رہتا اور نہ اس کا اپنے پیغمبر سے کوئی رشتہ باقی رہتا ہے اور جب رشتہ باقی نہ رہے تو ذلیل و خوار ہو جاتا ہے اور اللہ تعالےٰ کی لعنتوں کے ساتھ ساتھ اہل ایمان کی لعنتوں کا بھی مستحق ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں اور عیسائیوں پر ذلّت و رسوائی مسلط کر دی ہے۔

Marfat.com

اس آیہ کریمہ میں ایک بات بڑی قابلِ غور ہے وہ یہ کہ اس میں جناب سرورِ کونین شہنشاہِ دارین کا اسمِ گرامی احمد مذکور ہے اور یہ نام صرف آپ ہی کا ہو سکتا ہے کسی اور کا نہیں اور یہ نام واقعی سرکار ہر دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ گرامی ہے کہ اس کی تصدیق قرآن پاک ہی سے نہیں حدیث رسول سے بھی ہوتی ہے۔ حضرتِ جُبیر بن مطعم رضی اللہ ورسولہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا ارشادِ گرامی ہے" انّ لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی۔ جنابِ محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا۔ میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہو گا۔ قرآن پاک میں آپ کا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مذکور ہے۔ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ ورسولہ عنہم میں "احمد" اور "محمد" دونوں نام بڑے معروف اور مستعمل تھے۔ حضرتِ حسان رضی اللہ ورسولہ عنہ نے بھی آپ کے دونوں ناموں کو اپنے شعروں کی زینت بنایا ہے۔

مثلاً ؎ صلّی الالٰہ ومن یحفّ بعرشہ
والطیّبون علی المبارک احمدِ

اللہ تعالےٰ، حاملین عرش اور تمام پاکیزہ لوگوں نے اس مبارک ہستی پر درود پڑھا جس کا نام نامی احمد ہے۔ احمد کا معنی ہے " احمد الحامدین لربّہٖ" اپنے پروردگار کی حمد کرنے والوں میں سب سے زیادہ حمد کرنے والا۔

؎ وشق لہ من اسمہٖ لیجلّہٗ
فذو العرش محمود وھذا محمد

اللہ تبارک وتعالےٰ نے آپ کے اسم گرامی کو عزت وتکریم عطا کرنے کے لیے اپنے اسم پاک سے نکالا۔ عرش والا محمود ہے اور آپ محمد ہیں۔ فالمحمد

Marfat.com

هُوَ الَّذِی حُمِدَ مَرَّۃً بَعْدَ مَرَّۃٍ ۔ محمد تو نام ہی اس ذات پاک کا ہے جس کی بار بار تعریف کی جاتی ہو۔

میں سمجھتا ہوں کہ حمد کا لفظ اللہ کی حمد و ثنا اور جناب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح و ثنا کے لئے یکساں استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اسمائے گرامی احمد اور محمد رکھے ہیں اور یہ دونوں نام محمود کی طرح حمد سے مشتق ہیں اور بقول سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ و رسولہ عنہ محمود اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالےٰ نے اپنے محبوب کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو مقامِ محمود پر فائز کرنا تھا۔ اس لئے آپ کے سوا کسی نبی کو احمد کے نام سے نہیں نوازا اور یہ بات اور بھی حیران کن ہے کہ آپ کے اسمِ گرامی "احمد" رکھے جانے سے پہلے نہ کسی رسول کا نام احمد تھا اور نہ ہی کسی خاص و عام شخص کا نام احمد تھا۔ لہذا جناب عیسیٰ علیہ السلام کی پیشن گوئی کا اطلاق صرف اور صرف آپ کے اسمِ گرامی "احمد" ہی پر ہوتا ہے۔

اگرچہ جناب سرورِ کونین شہنشاہِ دارین کی بعثت سے قبل آپ کا چرچا عام تھا۔ اس لئے بعض والدین نے اپنی اولاد میں بعض کا نام اس اُمید پر "محمد" رکھا تاکہ نبوت کی سعادت ان کے گھرانے کو نصیب ہو جاتی لیکن بات قرآنِ پاک کی اس آیت ہی پر ختم ہوتی ہے۔ اللہ یعلمہ حیث یجعل رسالتہ ۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس نے رسالت کس کو عطا کرنی ہے"۔ چنانچہ اس نے جس ذات والا تبار کو بہتر سمجھا اُسے نبوت و رسالت سے نوازا ۔ ہمیں تو اتنی خبر ہے کہ اس نے ہمارے آقا و مولا سرکارِ ہر دو عالم کو نبوت و رسالت عطا فرمائی، آپ کے ہم ناموں کو اس نعمت سے نہیں نوازا اور آپ کو اس قدر اور اس طرح اکرام و انعام سے نوازا کہ خاتم النبیین بنا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نبوت و رسالت کا پھاٹک بند کر دیا۔ اب قیامت کے بعد تک کا دور بھی آپ کی نبوت و رسالت کا دَور ہے۔

Marfat.com

مجلسِ سخن سے ایوانِ نعت تک

(حاجی منوّر نعمان)

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے محبوبِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا سب سے پہلا نعت گو ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اُس سے بڑا نعت گو کوئی ہو ہی نہیں سکتا پھر بھی اس نے بے شمار انسانوں کو اپنے ممدوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدحت سرائی پر مامور کر رکھا ہے تاکہ وہ اس سعادت سے بہرہ یاب ہوں اور یہ توفیق اس کا انسان پر کرم ہی نہیں بہت بڑا انعام ہے۔

ہر نعت گو اور ہر نعت خوان یہ بات اچھی طرح سمجھتا ہے کہ نعت گوئی اور نعت خوانی کی سعادت عطیہ ربانی اور عطائے رسول ہے اور یہ ایسی نعمتیں ہیں جن کا کوئی بدل نہیں پھر بھی کچھ نعت گو اور کچھ نعت خوان ایسے ہیں جو ان نعمتوں پر اکتفا نہیں کرتے، وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں کی طرف دیکھنے کی بجائے دنیوی جاہ و مال رکھنے والے لوگوں کے ہاتھوں کی طرف دیکھتے ہیں کہ انہیں کیا اور کس ہاتھ سے کھانے کو نوالا میسر آتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ وہ صحیح عاشقانِ رسول کی سادہ لوحی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے نعت گوئی اور نعت خوانی کے کاروبار کو فروغ دینے کی کوشش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ دراصل ان کے نزدیک اللہ اور اس کے رسولِ مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور عقیدت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ انہوں نے صرف چہرے پر محبت رسول کا خول اور زبان پر اظہارِ عقیدت کے لیے کچھ الفاظ سجائے ہوئے ہوتے ہیں اور یہ لوگ عامۃ الناس کو غچہ دینے میں اکثر

Marfat.com

کامیاب ہو جاتے ہیں کہ عشق رسول فنا فی الرسول ہونے کا دوسرا نام ہے اس لئے انہیں اللہ کے رسول کی ذات کے سوا کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا۔ وہ اپنے خلوص کی نظر سے دوسرے کے خلوص کو دیکھنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

اس وقت ہمارے ملک میں ان گنت نعت خوانی کی انجمنیں موجود ہیں جو صرف نعت خوانی کا اہتمام کرتی ہیں۔ ان سے قدرے مختلف ایک مجلسِ سخن کے نام سے بھی تنظیم آج سے کچھ عرصہ قبل دیکھنے میں آتی تھی جس کے بالترتیب صدر جناب منیر قصوری اور جنرل سیکرٹری جناب راجا رشید محمود تھے۔ ان ہر دو حضرات کے علاوہ اس مجلس کا کوئی عہدیدار نہیں تھا لیکن ان دونوں کی وجہ سے مجلس سخن کا اہتمام قابل دید ہوتا تھا۔ دیکھنے والوں کو کبھی یہ محسوس ہی نہیں ہوا کہ مجلس کے صرف دو ارکان اتنے بڑے اہتمام کا باعث ہیں بلکہ اکثر لوگ تقاریب کا اہتمام دیکھ کر اور یہ بات جان کر حیران و پریشان ہو جاتے تھے کہ یہ اہتمام صرف دو آدمی کرتے ہیں!

مجھے اس کا علم نہیں کہ مجلس سخن کب اور کن حالات میں قائم ہوئی اور اس کا کام کس نوعیت کا تھا۔ مجھے تو صرف چند سال قبل کی ایک شام کا ذکر یاد ہے جب منیر قصوری صاحب نے مجھے بتایا کہ انہوں نے مجلس سخن نام کی ایک انجمن سی قائم کر رکھی ہے اور اس کے اراکین ان کے علاوہ صرف راجا رشید محمود صاحب ہیں جو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ میں سینیئر ماہر مضمون کے عہدے پر فائز ہیں اور اس مجلس کا بنیادی کام فروغ نعت مصطفٰے علیہ التحیۃ و الثناء ہے۔ وہ مجلس کے پلیٹ فارم پر اکثر نعتیہ مشاعروں کا انعقاد کرتے رہتے ہیں۔

قصوری صاحب نے جہاں نعت کے متعلق بہت سی باتیں کیں وہاں اس بات کا بڑے دکھ سے ذکر کیا کہ ہمارے ہاں اکثر نعت نگاروں اور نعت خوانوں نے نعت کو کاروبار بنا لیا ہے۔ میں اور راجا رشید محمود یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح اس ملک اور

Marfat.com

ملّت کو ان نعت نگاروں اور نعت خوانوں کے چنگل سے چھڑایا جائے اور نوجوان طلبہ کی ایک ایسی کھیپ تیار کی جائے جو سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں فروغ نعت کا کام خالصتاً اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر کریں اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد معاشرے میں انہیں کسی بھی سطح پر نعت پڑھنے کے لئے کہا جائے تو وہ بلا حیل وحجت بغیر کسی معاوضے کے لالچ کے نعت پڑھنے کی سعادت حاصل کریں۔ ہاں اگر کوئی انکی اپنے آپ خدمت کرے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

انہوں نے مجھ سے مجلس سخن کی تقریبات کے انعقاد کے سلسلے میں تعاون کرنے کی بات کی۔ چونکہ پروگرام سے مقصود سرورِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ثنا خوانی تھی اور انداز فکر درست تھا اس لئے میں نے ان سے تعاون کی حامی بھر لی اور اور ہم نے پہلا مقابلہ نعت خوانی دس سکولوں کے بچوں کے درمیان فلیٹیز ہوٹل میں کیا جس کی صدارت "جب امرتسر جل رہا تھا" کے مصنف جناب خواجہ افتخار احمد نے کی اور مہمانِ خصوصی جناب جی ڈی بھٹی صاحب تھے۔ دوسرا مقابلہ نعت خوانی انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل میں منعقد کیا جس کی صدارت معروف کرکٹر جناب فضل محمود صاحب نے کی۔ یہاں بہت سے مقابلہ ہائے نعت خوانی کا اہتمام کرتے رہے۔ باور رہے کہ ابتدا میں یہ مقابلہ نعت خوانی سہ ماہی ہوتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق عطا فرمائی تو ہم نے محفل نعت کا ڈول ڈال دیا۔ اس طرح ہمارے یہ ہر دو پروگرام ڈیڑھ ماہ بعد ہونے لگے۔ پھر ہم نے اپنا رختِ سفر انٹرنیشنل ہوٹل کی طرف باندھا اور وہاں پہنچ گئے۔ یہاں ہم نے ایک تیسرا پروگرام تذکارِ نعت گستر شروع کیا۔ اس طرح اب ہمارا ہر ماہ ایک پروگرام ہونے لگا۔ یہاں میں ایک بات کرنا دیانتداری کا تقاضا بھی سمجھتا ہوں اور فرض بھی وہ یہ کہ انٹرنیشنل ہوٹل میں ہمیں جو تعاون ملا وہ مثالی ہے۔ حضور ختمی مرتبت علیہ الثناء والتحیت کی حدیث پاک ہے مَنْ لَا یَشْکُرُ النَّاسَ لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ۔ جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں

Marfat.com

کرتا وہ اللہ کا شکر گزار کیا ہوگا"۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہوٹل کی انتظامیہ میں خاص طور پر جناب فریدبٹ اور عام طور پر انتظامیہ کے ہر فرد کا شکریہ ادا کرنا بھی جناب رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک طرح وفاداری کا اظہار ہی ہے۔ بٹ صاحب ایک اچھے انسان تو ہیں ہی لیکن اس سے زیادہ وہ حضورؐ کے اُمّتی اور نام لیوا بھی ہیں ان کو اس سعادت کے حصول پر جتنی بھی مبارکباد دی جائے کم ہے۔

(جاری ہے)

سلسلۂ ایوانِ نعت شروع کرنے پر دلی مُبارکباد پیش کرتے ہیں

بجلی کی مضبوط اور
قابلِ اعتماد مصنوعات
بنانے والے
سیف الیکٹریکل کارپوریشن
لاہور۔ فون ۶۶۳۸۳

Marfat.com

حمد

یہ زمیں آسماں ترے صدقے
میں ہی کیا دو جہاں ترے صدقے

ہر نفس، ہر خیال تجھ پہ نثار
ہر نظر، ہر زباں ترے صدقے

خلوتِ حسنِ شش جہت کی قسم
بزمِ کون و مکاں ترے صدقے

ہے قیامت کا انتظار ہنوز
دل کی بے تابیاں ترے صدقے

نقش ہے لوحِ دل پہ تیرا کلام
رحمتِ جاوداں ترے صدقے

حور و جن و ملک کو کیا کہیے
ابنِ آدم کی جاں ترے صدقے

رنگ و بُو میں الجھ سکا نہ شکیل
جلوۂ لامکاں ترے صدقے

شکیل بدایونی

Marfat.com

واہ کیا جود کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سُنتا ھی نہیں مانگنے والا تیرا

فیض ہے اے شہِ تسلیم نرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسّس میں ہے دریا تیرا

فرش والے تری شوکت کا علو کیا جانیں
خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

آسماں خوان، زمیں خوان، زمانہ مہماں
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارا تیرا

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

احمد رضا خاں رح

58757

Marfat.com

اے کہ تھا نوح کو طوفاں میں سہارا تیرا
اور براہیم کو آتش میں بھروسا تیرا

اے کہ مشعل تھا ترا عالمِ ظُلمت میں وجود
اور نورِ نگہِ عرش تھا سایہ تیرا

اے کہ پرتو ہے ترے ہاتھ کا مہتاب کا نور
چاند بھی چاند بنا پا کے اشارا تیرا

گرچہ پوشیدہ رہا حُسن ترا پردوں میں
ہے عیاں معنئ لولاک سے پایہ تیرا

ناز تھا حضرتِ موسےٰ کو یدِ بیضا پر
سو تجلّی کا محل نقشِ کفِ پا تیرا

چشمِ ہستی صفتِ دیدۂ اعمیٰ ہوتی
دیدۂ کُن میں اگر نور نہ ہوتا تیرا

علامہ اقبالؒ

Marfat.com

گراں جو مجھ پہ یہ ہنگامۂ زمانہ ہوا   جہاں سے باندھ کے رختِ سفر روانہ ہوا
قیودِ شام و سحر میں بسر تو کی لیکن   نظامِ کہنۂ عالم سے آشنا نہ ہوا

فرشتے بزمِ رسالت میں لے گئے مجھ کو
حضورِ آیۂ رحمت میں لے گئے مجھ کو

کہا حضورؐ نے اے عندلیبِ باغِ حجاز   کلی کلی ہے تری گرمئ نوا سے گداز
ہمیشہ سرخوشِ جامِ ولا ہے دل تیرا   فتادگی ہے تری غیرتِ سجودِ نیاز
اُڑا جو پستئ دُنیا سے تُو سوئے گردوں   سکھائی تجھ کو ملائک نے رفعتِ پرواز

نکل کے باغِ جہاں سے برنگِ بُو آیا
ہمارے واسطے کیا تحفہ لے کے تُو آیا

حضورؐ! دہر میں آسودگی نہیں ملتی   تلاش جس کی ہے وہ زندگی نہیں ملتی
ہزاروں لالہ و گل ہیں ریاضِ ہستی میں   وفا کی جس میں ہو بُو، وہ کلی نہیں ملتی
مگر میں نذر کو اک آبگینہ لایا ہوں   جو چیز اس میں ہے جنّت میں بھی نہیں ملتی

جھلکتی ہے تری اُمّت کی آبرو اس میں
طرابلس کے شہیدوں کا ہے لہو اس میں

علامہ اقبال

Marfat.com

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمدؐ سے اجالا کر دے

ہو نہ یہ پھول، تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو

یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خم بھی نہ ہو
بزمِ توحید بھی دُنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

دشت میں دامنِ کہسار میں، میدان میں ہے
بحر میں، موج کی آغوش میں، طوفان میں ہے

چین کے شہر، مراقش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے

چشمِ اقوام یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ رفعنا لک ذکرک دیکھے

Marfat.com

اللہ اللہ شہِ کونین جلالت تیری

فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری

جن کے سر میں ہے ہوا دشتِ نبی کی رضواں

ان کے قدموں سے لگی پھرتی ہے جنت تیری

موت آجائے مگر آئے نہ دل کو آرام

دم نکل جائے مگر نکلے نہ الفت تیری

دیکھنے والے کہا کرتے ہیں اللہ اللہ

یاد آتا ہے خدا دیکھ کے صورت تیری

مجمع حشر میں گھبرائی ہوئی پھرتی ہے

ڈھونڈنے نکلی ہے مجرم کو شفاعت تیری

چین پائیں گے تڑپتے ہوئے دل محشر میں

غم کسے یاد رہے دیکھ کے صورت تیری

میں نے مانا کہ گناہوں کی نہیں حد لیکن

تو ہے ان کا تو حسن تیری ہے جنت تیری

حسن رضا خاں رح

لوگ کہتے ہیں تمنّا موت کی اچھّی نہیں
کیا کروں، ہجرِ نبیؐ میں زندگی اچھّی نہیں

اَب تو ایسا پڑ گیا ہے وردِ مولا کا مزہ
دِل کی حالت ہو اگر اچھّی بھلی، اچھّی نہیں

روتے ہیں ہجرِ نبیؐ میں روتے روتے مر نہ جائیں
ہنسنے والو رونے والوں سے ہنسی اچھّی نہیں

جان دینا ہے خدا کو، دِل نبیؐ کو دے چُکے
جانے والی جان سے دل بستگی اچھّی نہیں

روضہ اچھا، زائر اچھّے، اچھّی راتیں اچھّے دِن
سب کچُھ اچھّا، ایک رُخصت کی گھڑی اچھّی نہیں

لو اسنادی داورِ محشر نے مجھ کو فردِ جُرم
المدد اے دادرس میری مسل کی اچھّی نہیں

کوئی روضے میں خبر کر دو خُدا کے واسطے
آج حالت حافظِ بیمار کی اچھّی نہیں

حافظ پیلی بھیتی

Marfat.com

جب نظر دانا کی اٹھی قلبِ سائل کی طرف
عرش سے اک موجِ نور آنے لگی دل کی طرف

زائرینِ کعبہ یوں جاتے ہیں منزل کی طرف
اک نظر طیبہ کی جانب اک نظر دل کی طرف

اب تو موجِ اُلفتِ سرکار دل کو لے چلی
یہ سفینہ اب نہیں آئے گا ساحل کی طرف

دل مدینہ کو چلا، آنکھیں چلیں سوئے حرم
ہر مسافر جا رہا ہے اپنی منزل کی طرف

ہو زمانے کے لیے آئینۂ عرفانِ حق
تم اشارہ کر دو جس ٹوٹے ہوئے دل کی طرف

کر گئی حیران خاکِ نقشِ پا کی روشنی
کیا نظر اٹھتی تمھارے حُسنِ کامل کی طرف

نزع میں آیا تھا رعنا لب پہ جب نامِ نبیؐ
اِک شعاعِ نور آئی تھی مرے دل کی طرف

رعنا اکبر آبادی

Marfat.com

اے عشق باندھ رختِ سفر میرے سامنے
طیبہ میں ہو گا تیرا گذر میرے سامنے

یا رب جبینِ شوق کے سجدے قبول ہوں
دائم رہے حضورؐ کا در میرے سامنے

پڑھ کر درودِ پاک جو مانگی گئی دعا
بخشا گیا دعا کو اثر میرے سامنے

شاید بُلا رہی ہے مجھے منزلِ حبیبؐ
رہتی ہے ان کی راہگذر میرے سامنے

ہائے وہ دن جو گذرے ہیں شہرِ رسولؐ میں
اُن کا حرم تھا شام و سحر میرے سامنے

چل کر درِ نبی پہ یہ نذرانہ پیش کر
آنسو بہا نہ دیدۂ تر میرے سامنے

مظہر میں شاہِ طیبہ کے در کا فقیر ہوں
اہلِ دول کی بات نہ کر میرے سامنے

حافظ مظہر الدین

Marfat.com

گوشۂ چشم سے ہلکا سا اشارا کر دے
میری قسمت کی خرابی کا مداوا کر دے
تو اگر چاہے تو ہر قطرے کو دریا کر دے
ذرّۂ خاک کو ہمدوشِ ثریّا کر دے

آہی جائے کبھی وہ چارہ گری کو میری
کام کرنے کا ہے یہ جذبِ تمنّا کر دے
دے کے ساغر کوئی اے ساقیٔ کوثر مجھ کو
محو دل سے مرے اندیشۂ فردا کر دے

چارۂ دردِ نہاں کوئی بڑی بات نہیں
تیرا اعجاز تو مردے کو مسیحا کر دے
سنگِ در تیرا بنا بوسہ گہِ انس و ملک
فرش کو عرش ترا نقشِ کفِ پا کر دے

تیری نسبت کے سبب سے یہ بڑی بات نہیں
عشق میں فیض جو یکتائی کا دعویٰ کر دے

صاحبزادہ فیض الحسن بج

Marfat.com

بارگاہِ پاک میں پہنچے ثنا کرتے ہوئے
مدّعا پایا ہے عرضِ مدّعا کرتے ہوئے

بے نیازِ نعمتِ کون و مکاں ہوتے گئے
کوچۂ سلطانِ عالم میں صدا کرتے ہوئے

کب مجھے تھی جاں کی پروا، کب مجھے تھا سر کا ہوش
سجدۂ شکران کی مسجد میں ادا کرتے ہوئے

کوئی آنے جانے والا ہر گھڑی نظروں میں تھا
کھوئے یوں نظّارۂ غارِ حرا کرتے ہوئے

رمزِ ہستی، رازِ فطرت، سرِّ ذات و کائنات
ہر خبر پائی تلاشِ مصطفیٰ کرتے ہوئے

التفاتِ سیّدِ سادات کب محدود ہے
وسعتِ دامن بھی دیتے ہیں عطا کرتے ہوئے

تھام کر دامن کو ان کے بے محابا رو دیا
میں کہ گھبراتا تھا ان کا سامنا کرتے ہوئے

حفیظ تائب

Marfat.com

کوئی ان کے بعد نبی ہُوا نہیں ان کے بعد کوئی نہیں
کہ خُدا نے خود بھی تو کہہ دیا نہیں ان کے بعد کوئی نہیں

کوئی ایسی ذاتِ ہمہ صفت کوئی ایسا نورِ ہمہ جہت
کوئی مُصطفٰے کوئی مجتبٰی نہیں ان کے بعد کوئی نہیں

بجز ان کے رحمتِ ہر زماں کوئی اور ہو تو بتایئے
نہیں اُن سے پہلے کوئی نہ تھا نہیں ان کے بعد کوئی نہیں

کسی ایسی ذات کا نام لو جو امیں بھی ہو جو اماں بھی ہو
یہ مرے یقیں کا ہے فیصلہ نہیں ان کے بعد کوئی نہیں

یہ نگار خانۂ روز و شب اُسی مبتدا کی خبر ہے سب
مگر ایسا جلوۂ حق نما نہیں ان کے بعد کوئی نہیں

یہ سوال تھا کوئی اور بھی ہے گناہگاروں کا آسرا
تو رُواں رُواں یہ پکار اٹھا نہیں ان کے بعد کوئی نہیں

وہ قدم اُٹھے تو بیک قدم ہمہ کائنات تھی زیرِ پا
یہ بلندیاں کوئی چھو سکا نہیں ان کے بعد کوئی نہیں

حنیف اسعدی

Marfat.com

طیبہ کی سرزمیں ہے یہ صحنِ حرم نہیں
ذرّے یہاں کے مہرِ درخشاں سے کم نہیں

اے پیکرِ کرم ترا کس پہ کرم نہیں
تیرے بغیر زینتِ لوح و قلم نہیں

آ ما جگاہِ رحمتِ شاہِ اُمم نہیں
وہ دل جو بے نیازِ غمِ بیش و کم نہیں

سجدے بھی ناتمام عقیدت بھی ناتمام
پیشِ نظر جب آپؐ کا نقشِ قدم نہیں

اے دستگیر بڑھ کے مرا ہاتھ تھام لے
واماندگی سے چور ہوں پیروں میں دم نہیں

پائی درِ رسولؐ سے خاکِ درِ رسولؐ
اب کوئی غم نہیں مجھے اب کوئی غم نہیں

پہلے ہلالؔ گنبدِ خضریٰ کو دیکھ لوں
پھر اس کے بعد جان بھی جائے تو غم نہیں

ہلال جعفری

وہ بھی دن ہوگا کہ رُخ ان کا ادھر بھی ہوگا
ان کے جلووّں سے منوّر مرا گھر بھی ہوگا

ان کی رحمت سے دُعاؤں میں اثر بھی ہوگا
کعبہ دیکھوں گا مدینے کا سفر بھی ہوگا

پیکرِ نورِ الٰہی ہو سراپا جس کا
کیسے اُس نور کو کہہ دوں کہ بشر بھی ہوگا

چل وہاں سجدوں کی تقدیر بدل جائے گی
در بھی ہوگا وہاں خود صاحبِ در بھی ہوگا

ساقیٔ کوثر و تسنیم کے متوالوں کو
جام کے ساتھ عطا کیفِ نظر بھی ہوگا

وقت معراج کی تصدیق کرے گا اک دن
"ایک پل میں کبھی صدیوں کا سفر بھی ہوگا"

آج ہے تو فلکِ نعت پہ گو مثلِ ھلال
وہ بھی دن ہوگا کہ تو رشکِ قمر بھی ہوگا

ھلال جعفری

Marfat.com

نہ عزّت نہ شہرت نہ زر چاہیئے
مجھے آپ کی خاکِ در چاہیئے

ترے در پہ اک بار جھکنے کے بعد
نہ اُٹھّے کبھی ایسا سر چاہیئے

مرا پھر مقدّر سنور جائے گا
مجھے آپ کی اک نظر چاہیئے

فضائے اِرم مجھ کو بھاتی نہیں
مدینے کی شام و سحر چاہیئے

تو عشقِ نبی لے کے طیبہ کو چل
اگر تجھ کو زادِ سفر چاہیئے

دمِ نزع لب پر ہو نام آپ کا
دُعاؤں میں اتنا اثر چاہیئے

کلیم اب کسی شے کی حاجت نہیں
مدینے کی جانب سفر چاہیئے

موسیٰ نظامی کلیم

Marfat.com

کیا پوچھتے ہو گرمیٔ بازارِ مصطفیٰؐ

خود بک رہے ہیں خریدارِ مصطفیٰؐ

دل ہے مرا خزینۂ اسرارِ مصطفیٰؐ

آنکھیں ہیں دونوں روزنِ دیوارِ مصطفیٰؐ

پھیلا ہوا ہے چاروں طرف دامنِ نگاہ

اور لٹ رہی ہے دولتِ دیدارِ مصطفیٰؐ

تفسیرِ مصحفِ رُخِ پُر نور والضحٰے

واللّیل شرح گیسوئے خمدارِ مصطفیٰؐ

نعلینِ پا سے عرشِ معلّٰی کو ہے شرف

روح الامیں ہے غاشیہ بردارِ مصطفیٰؐ

کیونکر نہ سجدہ پیشِ رُخِ مصطفیٰؐ کروں

طاقِ حرم ہے ابروئے خمدارِ مصطفیٰؐ

بیدم نہ آؤں جا کے دیارِ رسولؐ سے

تربت ہو زیرِ سایۂ دیوارِ مصطفیٰؐ

بیدم وارثی

Marfat.com

آنسو مری آنکھوں میں نہیں آئے ہوئے ہیں
دریا تری رحمت کے یہ لہرائے ہوئے ہیں

اللہ رے حیا، حشر میں اللہ کے آگے
ہم سب کے گناہوں پہ وہ شرمائے ہوئے ہیں

میں نے چمنِ خُلد کے پھُولوں کو بھی دیکھا
سب آگے ترے چہرے کے مرجھائے ہوئے ہیں

بھاتا نہیں کوئی، نظر آتا نہیں کوئی
دل میں وہی آنکھوں میں وہی چھائے ہوئے ہیں

روشن ہوئے دل پر تو رُخسارِ نبیؐ سے
یہ ذرّے اسی مہر کے چمکائے ہوئے ہیں

شاہوں سے دبیں کیا جو گدا ہیں ترے در کے
یہ اے شہِ خوباں تری شہ پائے ہوئے ہیں

آئے ہیں جو وہ بے خودیٔ شوق کو سُن کر
اس وقت امیر آپ میں ہم آئے ہوئے ہیں

امیر مینائی

Marfat.com

اِدھر بھی نظر شہر یارِ مدینہ
پڑا ہوں سرِ راہگزارِ مدینہ

تجلّی کے مشتاق ہیں دونوں عالم
اُٹھا پردہ اے پردہ دارِ مدینہ

انہی سے فروزاں ہوا گھر خدا کا
انہی سے ہے قائم وقارِ مدینہ

کہاں باغ جنّت کی ٹھنڈی ہوائیں
کہاں رُوح پرور بہارِ مدینہ

گری طور پر برق بن کر تجلّی
مگر ہے تجلّی نثارِ مدینہ

گدائے درِ میر و سلطاں نہیں ہے
گدائے درِ شہر یارِ مدینہ

یہی ایک دیرینہ حسرت ہے دل کو
بنوں مر کے مظہر غبارِ مدینہ

Marfat.com

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں، کوچے بسا دیئے ہیں

جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں، روتے ہنسا دیئے ہیں

اک دل ہمارا کیا ہے، آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جِلا دیئے ہیں

اُن کے نثار، کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں، سب غم بھلا دیئے ہیں

ہم سے فقیر بھی اب پھیری کو اٹھتے ہوں گے
اب تو غنی کے در پر بستر جما دیئے ہیں

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا؟
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں

ملکِ سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلّم
جس سمت آگئے ہو، سکّے بٹھا دیئے ہیں

احمد رضا خاں بریلوی

کھانے کی صحیح لذّت اُٹھانے کیلئے

کشمیر چرغہ ہاؤس

میں تشریف لائیں

ایک بار آنے کے بعد آپ اسے
زندگی بھر فراموش نہیں کرسکیں گے

کشمیر چرغہ ہاؤس

۸ جیل روڈ، چوک قرطبہ ۔ لاہور

Marfat.com

نذیر حسین نظامی - ایک منفرد نعت خواں

انٹرویو :- منیر قصوری - ملک فاروق احمد

۲۳ر نومبر ۱۹۸۷ء کی ایک حسین شام کو ایوانِ نعت نے پروگرام بنایا کہ انجمن فروغِ نعت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بانی وصدر جناب نذیر حسین نظامی سے سلسلۂ ایوانِ نعت کے لئے ایک انٹرویو کیا جائے۔ چنانچہ منیر قصوری اور ملک فاروق صاحبان اپنا ضروری ساز و سامان اٹھائے مغلپورہ میں ان کی رہائش گاہ پر پہنچے۔ نظامی صاحب ملک کے مایہ ناز نعت خواں ہیں۔ ان کا اندازِ نعت خوانی بالکل منفرد ہے۔ ان کی لے کا زیر و بم اس قدر دلکش ہے کہ نعت سننے والا اس زیر و بم میں بہہ جاتا ہے اور اُسے اپنے گرد و پیش کی بالکل خبر نہیں رہتی۔ اس وقت نظامی صاحب شہرت کے اعتبار سے اس مقام پر ہیں جہاں انہیں مزید شہرت کی ضرورت نہیں، ان کا کسی پرچے میں چھپنا خود پرچے کے لئے باعثِ افتخار ہے۔

ہم ذیل میں نظامی صاحب کا یہ انٹرویو شائع کر رہے ہیں تاکہ قارئین اور ان کے درمیان حائل فاصلوں کو مات دے کر دونوں کے لئے قرب کے لمحات کا اہتمام کیا جائے۔

جونہی ہم نظامی صاحب کے کمرے میں داخل ہوتے تو ہماری نظر دیوار پر آویزاں عکسِ روضۂ رسول ﷺ پر جم کر رہ گئی۔ کچھ دیر بعد جب ہمیں ہوش آیا تو معلوم ہوا کہ نظامی صاحب ہمارے درمیان کھڑے ہیں۔ ہم نے پھر ایک طائرانہ نظر سے کمرے کا جائزہ لینے کی جسارت

Marfat.com

کی تو انگیٹھی پر پڑی ہوئی شیلڈ، کپ اور اسناد زیب نظر ہو کر رہ گئیں۔ ہم نے ٹیپ ریکارڈر اور کیمرہ سیٹ کیا اور اپنے کام میں لگ گئے۔

منیر قصوری۔ نظامی صاحب آپ کب سے حضور ختمی مرتبت علیہ الثنا والتحیت کی بارگاہ میں ہدیۂ نعت خوانی پیش کر رہے ہیں؟

نذیر حسین نظامی:۔ میں اس میدان میں نصف صدی سے زیادہ عرصہ گذار چکا ہوں۔ اس وقت میری عمر ۵۹ سال ہے۔ میری نعت خوانی کا آغاز اس وقت ہوا جب میں آٹھ نو سال کا بچہ تھا۔

منیر قصوری۔ نظامی صاحب آپ کی لے کے آتار چڑھاؤ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ فن موسیقی سے بھی آشنا ہیں کیا یہ سچ ہے؟

نذیر حسین نظامی۔ جی ہاں۔ میں نے تمام عمر نعت پاک، خوش گلوئی سے پڑھی ہے اور اس میں نکھار پیدا کرنے کے لئے موسیقی کا باقاعدہ علم حاصل کیا ہے۔

منیر قصوری۔ نظامی صاحب آپ فرمائیں کہ آپ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی۔ آپ کا ابتدائی دور کہاں گذرا اور آپ نے فنی تعلیم کہاں حاصل کی؟

میں نے نعت خوانی آٹھ سال کی عمر سے شروع کی

نذیر حسین نظامی۔ میں امرتسر میں ۵۹ سال پہلے اپنے ننھیال میں پیدا ہوا۔ میرے والد دستکار بھی تھے اور بڑی اچھی آواز کے مالک بھی۔ ان کی آواز بہت بلند تھی۔ اس دور کے گویے انہیں رشک کی نظر سے دیکھتے تھے۔ میں آٹھ سال کا تھا کہ میرے والدِ ماجد نے مجھ سے اساتذہ کا کلام پڑھوانا شروع کر دیا تھا جس کی بدولت مجھے امرتسر کے نواح میں بڑی شہرت ملی۔ مجھے موسیقی کا اصل شعور سید امانت علی شاہ صاحب سے ملا۔

منیر قصوری۔ نظامی صاحب! اس دور کے معاشرے میں نعت کو کیا مقام حاصل تھا؟

Marfat.com

نذیر حسین نظامی ۔ قصوری صاحب! اس دور میں نعت کی بڑی پذیرائی تھی ۔ لوگ نعت بڑے ذوق و شوق سے سنتے تھے اور نعت خوان کی بڑی عزت افزائی ہوتی تھی ۔

مساجد ۔ مزارات اور جلسے فروغِ نعت کے تین اہم ادارے تھے ۔ کسی کے گھر میں بچہ پیدا ہونے کی صورت میں بھی لوگ خوشی اور بچے کی درازیٔ عمر کی دُعا کے لئے میلادِ مصطفیٰؐ کی محفل سجاتے تھے، میں ان محفلوں میں اعظم چشتی اور جان امرتسری کو اکثر سنا کرتا تھا ۔

منیر قصوری ۔ نظامی صاحب جب آپ آٹھ نو سال کے تھے تو اعظم چشتی اور جان امرتسری کی عمریں کیا تھیں ؟

نذیر حسین نظامی ۔ یہی کوئی ۱۸ اور ۲۸ برس ۔ (بالترتیب)

منیر قصوری ۔ نظامی صاحب آپ نے اعظم چشتی اور جان امرتسری کو سنا، کیا آپ ان سے متاثر بھی ہوئے ؟

نذیر حسین نظامی ۔ جی ہاں ۔ میں نے انہیں پسند کیا لیکن ان کے اندازِ نعت خوانی سے تقلید کی حد تک متاثر نہیں ہوا ۔ میں نے ان کے اندازِ نعت خوانی کی نہیں داد دی البتہ جو شعور میرے ذوق و شوق نے مجھے بخشا میں اسی کے زور پر نعت خوانی کرتا ہوں ۔

Marfat.com

وہ ایک منفرد نعت خواں ہیں

منیر قصوری ۔ نظامی صاحب ! یہ بات تو ہم بھی محسوس کرتے ہیں کہ آپ کا اندازِ نعت خوانی بالکل منفرد ہے ۔ اپنے رنگ و آہنگ کے آپ خود ہی موجد ہیں لیکن یہ فرمائیں کیا آپ نے پاکستان بننے کے بعد کسی سے اکتسابِ فیض کیا ؟

نذیر حسین نظامی ۔ جی ہاں ! میرے اساتذہ میں سیّد امانت علی شاہ ۔ نیاز حسین شامی اور جنابِ غلام جیلانی تھے ۔ جیلانی صاحب نے مجھے تین چار سال تک بڑی فراخدلی سے موسیقی کا سبق دیا اور اس سے میری لے میں بڑا نکھار پیدا ہوا ۔

ملک فاروق ۔ نظامی صاحب ! آپ کے ذوق سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے استاد شاعروں کے کلام کا بہت گہرا مطالعہ کیا ہے ۔ کیا آپ ایوانِ نعت کے قارئین کو بتانا پسند کریں گے کہ آپ کو یہ شوق کیسے ہوا ؟

نذیر حسین نظامی ۔ پیر مرتضیٰ نامی ایک بزرگ تھے ان کی صحبت نے مجھ میں علمی ذوق پیدا کیا اور میں نے اردو، فارسی دیوانوں کو کھنگالنے کی پوری پوری کوشش کی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُسی کوشش اور جستجو کا نتیجہ ہے ۔

ملک فاروق ۔ آپ نے اُردو اور فارسی شعراء میں کس کس کا کلام پڑھا ہے ؟

نذیر حسین نظامی ۔ میں نے فارسی شعراء میں جامیؒ ، ہلالیؒ ، عراقیؒ ، رومیؒ اور حافظ شیرازیؒ کو پڑھا ہے اور اُردو شعراء میں اعلیٰحضرت احمد رضا خانؒ اور علامہ اقبالؒ کے کلام کے علاوہ سید امانت علیؒ اور علیلی امرتسری کی شاعری کا بھی خوب مطالعہ کیا ہے ۔ علیلی امرتسری بھی بہت بلند پایہ شاعر تھے ۔

منیر قصوری ۔ کیا آپ کو کبھی خود بھی نعت کہنے کی سعادت حاصل ہوئی ؟

Marfat.com

نذیر حسین نظامی نعت خواں ہی نہیں نعت گو بھی ہیں

نذیر حسین نظامی۔ جی ہاں۔ میں نے بہت زیادہ نعتیں تو نہیں کہیں البتہ ایک چھوٹا موٹا مجموعہ ضرور طبع ہو سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کو منظور ہوا تو میں اگلے سال مجموعہ نعت شائع کروانے کی کوشش کروں گا۔

ملک فاروق۔ نظامی صاحب! کیا آپ اپنی شادی اور بچوں کے بارے میں کچھ بتانا پسند کریں گے؟

نذیر حسین نظامی۔ میری شادی اٹھارہ سال کی عمر میں میری تایازاد سے ہوئی۔ اس وقت بحمد اللہ میرے دو لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں۔

ملک فاروق۔ کیا آپ نے اپنے صاحبزادوں کو بھی فنِ نعت سے آشنا کیا ہے؟

نذیر حسین نظامی۔ میرے دونوں لڑکے نعت اچھی پڑھ لیتے ہیں۔ شفیق تو محفلوں میں بھی شرکت کرتا ہے لیکن بڑا لڑکا محفلوں میں آنے جانے سے گریز کرتا ہے۔

ملک فاروق۔ نظامی صاحب! کیا آپ اپنے دستکار ہونے کے بارے میں بھی کچھ بتائیں گے؟

نذیر حسین نظامی۔ میں چھ دن تو چودہ پندرہ گھنٹے روزانہ کے حساب سے کام کرتا تھا۔ صرف جمعرات یا جمعہ کی رات کو محافلِ نعت میں شریک ہوتا تھا۔ میں جوتوں کا کاروبار بہت اچھی طرح جانتا ہوں اور اس میں وسیع تر تجربہ رکھتا ہوں۔ اب میری صحت اور عدمِ فرصت مجھے اس کام کی اجازت نہیں دیتی۔ ویسے بھی اب یہ کاروبار میرے دونوں بیٹوں نے سنبھال لیا ہے اور ماشاءاللہ بطریقِ احسن کاروبار چلا رہے ہیں

ملک فاروق۔ نظامی صاحب آج کے اکثر نعت خوانوں نے نعت خوانی کو کاروبار بنا رکھا ہے، اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

Marfat.com

نذیر حسین نظامی - آپ نے ٹھیک کہا ہے لیکن ہر عمل کا دارو مدار نیت پر ہے۔ اگر کسی نعت خوان کی نیت پیسہ کمانے کی ہے تو پھر وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اجر کا مستحق نہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ جو کچھ خاموشی اور پردہ داری سے دیا جائے وہ بہتر ہے۔ اس میں نعت خواں کی عزتِ نفس بھی مجروح نہیں نہیں ہوتی۔ دینے والے اور لینے والے کے علاوہ صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم ہوتا ہے۔ دینے والے اور لینے والے کو یہی طریقہ اپنانا چاہیئے۔ نعت سن کر کسی کو کچھ دینا جنابِ سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی سنّت کے عین مطابق ہے کہ حضور علیہ السّلام نے سیّدنا کعب بن زھیر رضی اللہ ورسولہ عنہ کی زبان سے نعت سن کر انہیں چادرِ رحمت مرحمت فرمائی تھی یہ میں تو نعت خوانی کو عبادت سے تعبیر کرتا ہوں لیکن اس کا اجر و ثواب جو ہمیں جنابِ خیر الانام علیہ السّلام کی طرف سے عطا ہوتا ہے وہ تو ہماری نیّت کے مطابق ہی ہوتا ہے

ملک فاروق - نظامی صاحب! آپ فرمائیں آپ کا تجربہ کیا کہتا ہے کہ نعت کا فروغ کس طرح ممکن ہے۔ ہم نعت کو کس طرح زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچا سکتے ہیں،

نذیر حسین نظامی - میرے نزدیک تو فروغِ نعت کی صورت یہ ہے کہ نعت کے ذریعے عشقِ رسول ﷺ کو زیادہ سے زیادہ اجاگر کیا جائے۔ اس طرح عشقِ رسول اور نعت دونوں کو فروغ ملے گا اور اس کے مظاہرے کے لئے زیادہ سے زیادہ محافل کا انعقاد ہونا چاہیئے۔

انھوں نے نعت خوانی کے تقدّس کو ہمیشہ برقرار رکھا ہے

ملک فاروق - آج کل گانوں کی طرز پر نعت پڑھنے کا عام رواج ہے۔ اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

Marfat.com

**وہ علمِ موسیقی سے پوری طرح آشنا ہیں لیکن
اُنہوں نے ہمیشہ نعتوں کو گیتوں پر ترجیح دی ہے**

نذیر حسین نظامی ۔ نعت گانے کی طرز پر بالکل نہیں پڑھی جانی چاہیئے بلکہ ایسے نعت خوانوں کی حوصلہ شکنی ہونی چاہیئے جو گانوں کی طرزوں میں نعتیں پڑھتے ہیں ۔ ہمیں نعت کے معیار کو بلند رکھنا چاہیئے اور نہایت بلند پایہ کلام پڑھنا چاہیئے ۔

شفیق نظامی اپنے والد نذیر حسین نظامی کے نقشِ قدم پر رواں ہیں

منیر قصوری ۔ نظامی صاحب! اس کمرے کی انگیٹھی پر مجھے کچھ کپ، ایک آدھ شیلڈ اور ایک آدھ سند "کل پاکستان مقابلہ، حمد و نعت خوانی" نظر آ رہے ہیں ۔ کیا یہ سب چیزیں آپ کو نعت خوانی کے مختلف مقابلوں میں ملی ہیں یا آپ کے کسی لڑکے کو ۔

نذیر حسین نظامی ۔ یہ سب میرے لڑکے شفیق کو نعت خوانی کے مقابلوں میں ملی ہیں ۔ ان میں ایک آدھ دوم آنے پر اور باقی سب اوّل آنے پر ملی ہیں ۔

منیر قصوری ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ شیلڈ بھی شفیق کو اوّل آنے پر ملی ہے ؟

نذیر حسین نظامی ۔ جی ہاں ۔

Marfat.com

منیر قصوری ۔ نظامی صاحب! میری طرح آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ بعض نعت خوان ہاتھ میں کاغذ پر لکھی ہوئی نعت لے کر نعت خوانی کرتے ہیں ۔ آپ کا ان کے بارے میں کیا خیال ہے ؟

نذیر حسین نظامی ۔ قصوری صاحب! اول تو وہ لوگ نعت خوانی کا اچھی طرح اور کھل کر مظاہرہ نہیں کر پاتے، دوسرے اگر کتاب یا کاغذ کسی وقت گم ہو جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کی نعت خوانی گم ہو گئی ۔ ہر نعت خوان کو چاہیئے کہ وہ اچھا کلام یاد کرے، اعتماد سے پڑھے اور نعت اتنی ڈوب کر پڑھے کہ محفل میں شریک ہر شخص یہ محسوس کرے کہ نعت، نعت خواں پر طاری ہو رہی ہے ۔

ایوانِ نعت جو کچھ عملی طور پر کر رہا ہے وہ سب سلسلۂ ایوانِ نعت میں موجود ہے

منیر قصوری ۔ نظامی صاحب! آپ ایوانِ نعت کے بارے میں کچھ کہنا پسند کریں گے ؟

نذیر حسین نظامی ۔ آپ حضرات نے سلسلۂ ایوانِ نعت کا آغاز کر کے بڑے ہی کمال کا کام کیا ہے ۔ ایوانِ نعت جو کچھ عملی طور پر کر رہا ہے ۔ وہ سب اس میں موجود ہے اور یہ ایک نقش کی طرح قائم و دائم رہے گا ۔ آپ اسے ایک کتابچے سے اٹھا کر ایک ضخیم کتاب تک لے جائیں تا کہ باقی حضرات جو انجمنیں بنائے بیٹھے ہیں ۔ انہیں بھی پتا چلے کہ نعت پر کام ہو رہا ہے اور وہ بھی آپ حضرات سے کام کرنے کا جذبہ حاصل کریں ۔ میں تو ذرّے ذرّے کو ثنا خوان دیکھ رہا ہوں اور یہ ثنا خوانی کی توفیق قدرت کی طرف سے ودیعت ہوتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے آپ کو اس کام کے لئے خاص طور پر چن لیا ہے اور یہ ان کا آپ پر بڑا کرم ہے ۔

Marfat.com

جنابِ صدر، جنابِ وزیرِ اعظم

جناح کیپ ہمارے قومی لباس کا حصّہ ہے

سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر اسے فروغ دیجئے

گلزار کیپ میکرز

قراقلی ٹوپی بنانے کے ماہر

نزد کوچہ کمان گراں، اندرون موچی گیٹ لاہور — فون ۲۵۲۵۲۴

Marfat.com

سینٹری ویئرز
ٹائلز
باتھ ٹب
سی۔پی فٹنگز
نیز فینسی فٹنگ

خوبصورت ٹائلز اور دیدہ زیب سینٹری ویئر

KARAM CERA — کرم سرامکس لمیٹڈ
(ICL) — آئی۔سی۔ایل
STile — شبیر ٹائلز
Ifö — ایفو
EMCO — ایمکو ٹائلز
SCC — سوات سرامکس کمپنی لمیٹڈ

سینٹری ویئر کا منفرد ادارہ

ڈیسنٹ سینٹری سٹور

۱۷۴۔فیروز پور روڈ بالمقابل شاہ جمال موڑ، لاہور۔
فون:۔ ۲۷۰۴۶۵،۲۷۰۳۵۳،۲۷۰۹۲۸،۴۱۷۹۲۸

Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

اعشیٰ قیس اور اُس کا نعتیہ قصیدہ

بعثتِ نبوی کا زمانہ جہاں ظلمت و تاریکی کا زمانہ ہے وہاں شعری و شاعری کی جادوگری کا عہد بھی ہے۔ منشائے ربانی اور حکمتِ خداوندی کے مطابق انبیائے کرام کی تعلیمات کے طفیل اس عہد کا انسان فکر اور ذہن کی پختگی اور بلوغت میں قدم رکھ چکا تھا تاہم سابقہ ادیان و شرائع اور انبیاء کرام کی تعلیمات کا اثر یا تو زائل ہو چکا تھا یا کم سے کم اپنی اصلیت کھو چکا تھا۔ اس لئے فکر و ذہن کی پختگی کی منزل میں قدم رکھنے کے باوجود علم و ادب کو انسانی شخصیت و سیرت کی تعمیر کے کام میں لانے کے بجائے جہاں فکر و فلسفہ مادہ پرستی کی دلدل میں پھنسا ہوا تھا وہاں علم و ادب بھی تعمیر کی بجائے تخریب کے لئے وقف تھا چنانچہ شاعری جسے زبانِ نبوت نے حکمت قرار دیا اور جسے "جزوے از پیغمبری" تصور کیا جاتا ہے وہ تفاخر و مباہات مدح و ھجو اور فتنے کا الاؤ بھڑکانے کے لئے وقف تھی یا اسے فسق و فجور اور بے راہ روی کا وسیلہ بنا لیا گیا تھا اسی طرح شعراء جنہیں تلامیذ الرحمن کہا گیا ہے وہ یا تو اپنے اپنے قبیلے کے ترجمان اور حامی سمجھے جاتے تھے یا ان کا کام کسی کو ذلیل کرنے اور کسی کو زمین سے اُٹھا کر آسمان پر بٹھانا رہ گیا تھا۔ شریف زادیوں کی پردہ دری اور فسق و فجور کی علمبرداری شعراء کا منصب قرار پا چکا تھا۔ جس طرح آج کے دور میں صحافت اور وسائل ابلاغ کسی کو اٹھانے اور کسی کو گرانے میں "قادرِ مطلق" تصور ہوتے ہیں۔ بعثتِ نبوی کے وقت جاہلی عربوں میں شاعر کو بھی یہی قوت و اقتدار حاصل تھا۔ شاعر اپنے قصیدے میں جو کہہ دیتا تھا وہ نہ صرف ابلاغِ عامہ

Marfat.com

کے ضمن میں حرفِ آخر متصور ہوتا تھا۔ بلکہ جنگل کی آگ کی طرح جزیرۂ عرب کی پوری دنیا میں پھیل بھی جاتا تھا۔ بعثتِ نبوی کے عہد میں جن عرب شعراء کو اس قوت و اقتدار کا منصب حاصل تھا ان میں سے ایک بلکہ ان سب میں نمایاں ترین شاعر اعشٰی قیس بھی تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عربی شاعری کا یہ رجحان اپنے انتہائی عروج پر تھا اس وقت جو عرب شعراء موجود تھے وہ تین گروہوں میں بٹے ہوئے تھے۔ ایک گروہ اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی عداوت اور مخالفت پر کمربستہ رہا۔ اعلانِ نبوت اور تبلیغِ اسلام کے آغاز کے بعد ان کی تمام شاعرانہ صلاحیتیں اسلام کی مخالفت، اہلِ اسلام اور پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا رسانی کے لئے وقف ہوگئی تھیں۔ خوشگوار حیرت کی بات یہ ہے کہ مسلمان اہلِ علم نے ان شعراء کے حالات اور کلام کو بھی علمی امانت سمجھ کر محفوظ کرلیا۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو حلقہ بگوشِ اسلام ہوا اور رسالت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات کے جانثاروں میں شامل ہو گیا تھا۔ ان کی شاعری مدح ونعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اسلام اور اہلِ اسلام کے دفاع کے لیے وقف تھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام یا اہلِ اسلام کو نہ تو اوّل الذکر گروہ کچھ نقصان پہنچا سکا اور نہ اسلام ثانی الذکر گروہ کا کسی طرح محتاج تھا۔ عرب شعراء کا ایک گروہ ایسا بھی تھا جس نے انتہائی دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے محتاط رویہ اختیار کیا اور غیر جانبدار رہا۔ اعشٰی قیس اسی گروہ میں شامل تھا تاہم ہجرتِ نبوی کے بعد اس نے اسلام کا حلقہ بگوش ہونے کا ارادہ کیا اور مدح رسول میں ایک قصیدہ نظم کیا مگر وہ اسلام کی نعمت سے محروم رہ گیا۔ البتہ ثنا خوانانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنا نام درج کرانے میں کامیاب ہوگیا۔

اعشٰی کا اصل نام میمون بن قیس بن جندل بن شراحیل بن عوف ہے۔ اعشٰی

Marfat.com

لقب ہے، کنیت ابو بصیر، اس کے باپ کو قتیل الجوع (بھوک کا مارا ہوا) کہتے تھے دھوپ سے بچاؤ کے لئے کسی غار میں سر چھپایا۔ اتفاق سے ایک چٹان اوپر سے ایسی گری کہ غار کا منہ بند ہو گیا اور وہ بھوکا پیاسا مر گیا۔ اعشیٰ کے قبیلے کا ایک شاعر تھا جس کو جھنّام کہتے تھے۔ اس کی اعشیٰ سے باہمی ہجو گوئی رہتی تھی۔ وہ اعشیٰ کو طعنہ دیتے ہوئے کہتا ہے۔

ابوك قتيل الجوع قيس ابن جندل

وخالك عبد من خماعة راضع

(تیرا باپ قیس بن جندل بھوک کا مارا ہوا تھا اور تیرا ماموں قبیلہ خماعہ سے تعلق رکھنے والا ایک کمینہ غلام تھا۔)

اعشیٰ قیس زمانۂ جاہلیت کے چند گنے چنے چوٹی کے شعراء میں سے ایک تھا۔ بعض لوگ اسے جاہلی عہد کا سب سے بڑا شاعر بھی مانتے تھے۔ اہل عرب اعشیٰ کو "صناجۃ العرب" یعنی عرب کا چنگ نواز کہتے تھے کیونکہ وہ پہلا عرب شاعر تھا جو ترنم سے اپنا کلام سناتا تھا۔ حضرت حسان بن ثابت کے نزدیک اعشیٰ قیس کا قبیلہ فصاحت و بلاغت میں تمام قبائل عرب پر فوقیت رکھتا تھا۔ یونس نحوی، محمد بن سلام الجمعی کے اساتذہ میں سے ہے اور جاہلی شعراء کے کلام پر ناقدانہ نظر رکھتا تھا۔ اس محمد بن سلام نے ایک مرتبہ پوچھا کہ سب سے بڑا عرب شاعر کون ہے۔ یونس نحوی نے جواب میں کہا۔

"امرؤ القيس إذا غضب والنابغة إذا رهب وزهير إذا رغب والاعشى إذا طرب" (عرب کا سب سے بڑا شاعر امرء القیس جب جوش میں آئے، نابغہ جب خوفزدہ ہو زہیر جب لالچ میں آئے اور اعشیٰ جب نشے میں جھومنے لگے)

ابو عمرو بن العلاء، حماد الراویہ اور مروان بن ابی حفصہ اسلامی عہد میں شعر و شاعری کے بہترین نقاد مانے گئے ہیں۔ یہ سب اعشیٰ قیس کو دور جاہلیت کا سب سے بڑا

Marfat.com

شاعر مانتے تھے۔ ابو عبیدہ کے نزدیک اعشیٰ قیس کو تیسرا درجہ حاصل ہے جبکہ پہلا درجہ امرء القیس کا اور دوسرا طرفہ العبد کو حاصل تھا۔ ابو عبیدہ یہ بھی کہا کرتا تھا کہ کچھ لوگوں نے اعشیٰ کو تمام جاہلی شعراء پر فوقیت اس لئے دی ہے کہ اس کے ہاں عمدہ طویل قصیدے بکثرت ملتے ہیں۔ اس کے علاوہ مدح و ہجو اور دیگر فنون شعر میں جو کامل دسترس حاصل تھی وہ دوسروں کے حصّے میں نہیں آئی۔ شعر و شاعری کو روزی کا ذریعہ بنانے والا بھی سب سے پہلا وہی شاعر ہے۔ لوگوں کی مدح اور ستائش کے ذریعہ انعام حاصل کرنے کے لئے دور دراز کے علاقوں میں پھرتا تھا اور اپنا کلام ترنم کے ساتھ سنایا کرتا تھا۔

یحییٰ بن جون عبدی اموی دور کے ان راویوں میں بہت نمایاں مقام رکھتا ہے جو شعر کی روایت کے ساتھ ساتھ شعر و شاعری کے بارے میں رائے بھی رکھتے تھے وہ اعشیٰ قیس کو عہدِ جاہلیت کا "استاذ الشعراء" اور جریر بن عطیہ الخطفی کو اسلامی عہد کا "استاذ الشعراء" قرار دیتا تھا۔

جیسا کہ ذکر ہوا اعشیٰ دور دراز کے علاقوں میں پھرنے والا اور اپنی شاعری کو وسیلہ رزق بنانے والا شاعر تھا۔ زندگی میں جتنی شہرت اور مقبولیت اسے حاصل ہوئی شاید ہی کسی اور شاعر کو حاصل ہوئی ہوگی۔ اس دور کے عرب ایسی عورتوں کو پسند کرتے تھے جن کے حسن و جمال کے تذکرے شعراء کی زبان پر عام ہو جایا کرتے تھے۔ اعشیٰ قیس اس میدان کا سب سے بڑا مُسلّم شہسوار تھا۔ لوگ بڑھ چڑھ کر اس کی خدمت کرتے جواب میں وہ ان کی مدح کرتا اور انہیں عزت و شہرت کے آسمان پر پہنچا دیتا۔ اعشیٰ کی زبان سے نکلا ہوا لفظ تیر بہدف نسخے کی حیثیت رکھتا تھا۔ ایک بیوہ عورت کی بہت ساری بیٹیاں تھیں جن کے رشتے نہیں آتے تھے، وہ اعشیٰ کے پاس آئی اور درخواست کی کہ وہ اپنے غزلیہ اشعار میں اس کی بیٹی کے حسن و جمال کا تذکرہ کرے اعشیٰ کے قصیدہ کہنے کی دیر تھی کہ اس لڑکی کے حسن و جمال کی شہرت دور دور تک پھیل گئی

Marfat.com

عورت نے اعشیٰ کو ایک اونٹ بطور انعام بھجوادیا۔ چند ہی دنوں میں اس لڑکی کی شادی ہوگئی۔ پھر اسی طرح وہ اس عورت کی سب لڑکیوں کے حسن وجمال کے بارے میں غزلیہ قصائد کہتا رہا اور انعام پاتا رہا۔ یہاں تک کہ سب کی ایک ایک کرکے شادی ہوگئی۔

محلق الکلابی کا واقعہ تو اس ضمن میں بڑی شہرت رکھتا ہے۔ اس کی بہت سی بیٹیاں تھیں مگر عزبت وافلاس کے باعث ان کی طرف کسی کا دھیان نہیں جاتا تھا۔ ہر سال عکاظ کے مقام پر میلہ لگتا تھا۔ اپنی شاعری کے جوہر دکھلانے اور کمائی کرنے کے لئے اعشیٰ وہاں بھی آیا کرتا تھا۔ محلق کی بیوی کو ایک انوکھا خیال آیا۔ شوہر سے کہنے لگی میرے پاس کچھ اندوختہ ہے۔ تیرے پاس بھی اونٹنی ہے کیوں نہ اعشیٰ کو اپنے ہاں مہمان ٹھہرایا جائے کیونکہ جس کا بھی اس سے ربط ضبط بڑھتا ہے اس کے لیے خوش بختی کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ محلق نے اعشیٰ کو اپنے ہاں فروکش ہونے کی دعوت دی۔ اپنی اونٹنی ذبح کرکے اعشیٰ اور اس کے ساتھیوں کو رات بھر کھلاتا رہا۔ بیوی کے پاس جو کچھ تھا اس نے بھی وہ سب کچھ بطور نذرانہ اعشیٰ کے سامنے ڈھیر کر دیا۔ محلق کی بیٹیاں بھی اعشیٰ کی خدمت گذاری میں لگی رہیں۔ اعشیٰ نے محلق سے پوچھا تو وہ کہنے لگا یہ آپ کے میزبان بھائی کی بیٹیاں ہیں لیکن آٹھ کی آٹھ رشتوں کے انتظار میں بیٹھی ہیں۔ کھانے پینے سے فراغت کے بعد اعشیٰ وجد میں آیا ایک قصیدہ کہا اور اگلی صبح کو عکاظ کے میلے میں خوش الحانی کے ساتھ شعر وشاعری کے رسیا عربوں کے کانوں میں ڈال دیا۔ پھر کیا تھا تمام جزیرۂ عرب میں چھوٹے بڑے کی زبان پر محلق کی بیٹیوں کے حسن وجمال کے تذکرے تھے۔ عرب کے شرفاء میں سے ہر ایک کی یہ خواہش تھی کہ عزت وشہرت پانے والی ان دوشیزاؤں کو اپنے حبالۂ عقد میں لے آئے۔ زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ سب اپنے اپنے گھروں میں آباد ہوچکی تھیں۔

Marfat.com

اعشیٰ قیس نے اپنی شاعری کو وسیلۂ عزت و شہرت اور ذریعۂ معاش بنا رکھا تھا۔ حیرہ اور غسان کے بادشاہوں کے علاوہ وہ شاہان فارس کے دربار میں بھی اکثر اوقات حاضر ہوتا تھا۔ اسی وجہ سے اعشیٰ کے کلام میں فارسی الاصل الفاظ کی کثیر تعداد موجود ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کسریٰ نے اسے ایک دن ترنم سے شعر سناتے ہوئے سنا تو پوچھا کہ یہ عرب کیا کہہ رہا ہے جواب میں کہا گیا کہ یہ عربی میں گیت گا رہا ہے۔ اعشیٰ اپنے قصیدے کا یہ شعر گا رہا تھا۔

ارقت وما هذا السهاد المورق
وما بي من سقم وما بي معشق

ترجمہ :- بیقراری کے باعث میں سو نہ سکا آخر یہ بے قراری کا سبب بننے والی شب بیداری کیوں ہے۔ کیوں کہ نہ تو میں بیمار ہوں اور نہ عشق میں مبتلا ہوں۔

کسریٰ نے شعر کا مفہوم جاننا چاہا تو مترجم نے کہا کہ یہ اپنے گیت میں کہہ رہا ہے کہ وہ سویا نہیں مگر بیماری یا عشق کی وجہ سے نہیں۔ کسریٰ نے کہا کہ "اگر یہ بیماری یا عشق کے بغیر جاگتا رہا ہے تو پھر یہ یقیناً چور ہے۔

مدح رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اعشیٰ کی شمولیت کا قصہ بھی بڑا عجیب ہے بلکہ عبرتناک بھی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ایک ڈرامائی انداز میں تقدیر نے اعشیٰ کی عاقبت اور انجام عبرتناک بنا دیا۔ سیرت، حدیث اور تاریخی ماخذ کے علاوہ عرب شعراء کے تمام تذکرہ نگار اس عبرتناک واقعہ کو متفقہ طور پر نقل کرتے ہیں۔ ہشام بن قاسم الغنوی، اعشیٰ قیس کے احوال اور شاعری کا ماہر تصور کیا جاتا تھا وہ بیان کرتا ہے کہ اعشیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اپنا مشہور دالیہ قصیدہ نظم کیا اور مدینۂ منورہ میں دربارِ نبوی میں حاضر ہو کر پیش کرنے کے ارادے سے روانہ ہو گیا۔ قریشِ مکہ کو اعشیٰ کی روانگی اور ارادے کا علم ہو گیا۔ تمام

Marfat.com

ثناءخوانِ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

اصغر علی نقشبندی ۔ محبوب ہمدانی ۔ نذیر حسین نظامی

قاری افضال انجم ۔ صوفی نذیر احمد ۔ اشفاق احمد بھٹی

صوفی محمد عارف ۔ بشیر احمد ۔ وحید چغتائی

Marfat.com

سرداران قریش نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اعشیٰ "صناجۃ العرب" (عربوں کا چنگ نواز) ہے۔ وہ جب بھی کسی شخص کی مدح کرتا ہے تو اسے رفعت و بلندی اور عزت و شہرت کے آسمان پر پہنچا دیتا ہے۔ اس لئے اس کا راستہ روکنے اور باز رکھنے کا فیصلہ ہوا۔ مکہ والے راستے میں گھات لگا کر انتظار کرنے لگے۔ اعشیٰ جب ان کے پاس سے گزرا تو وہ کہنے لگے۔ ابو بصیر کہاں کا ارادہ ہے؟ اعشیٰ نے جواب دیا "اردت صاحبکم ھذا لاسلم" (میں تمہارے اس ساتھی کے ہاں جا کر اسلام قبول کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں) یہ لوگ اعشیٰ کی کمزوریوں سے خوب آگاہ تھے کہنے لگے وہ تو پھر تجھے کچھ ایسی باتوں سے روکے گا اور ایسی اشیاء کو تیرے لئے حرام ٹھہرائے گا جو سب کی سب تیری زندگی کا حصہ اور تیری طبیعت کا لازمہ ہیں۔ اعشیٰ کہنے لگا وہ کونسی باتیں ہیں اور کیا چیزیں ہیں؟ ابوسفیان بن حرب بولا۔ ایک تو بدکاری ہے۔ اعشیٰ کہنے لگا کہ اگرچہ میں نے بدکاری خود تو ترک نہیں کی تاہم یہ خود مجھے چھوڑ چکی ہے کوئی اور بات بتاؤ۔ ابوسفیان نے کہا وہ تو قمار بازی کو بھی حرام ٹھہراتے ہیں۔ اعشیٰ نے جواب دیا۔ ہو سکتا ہے ان سے ملاقات کے بعد قمار بازی کا کوئی بہتر بدل میسر آجائے۔ اس کے علاوہ کوئی اور بات بتاؤ۔ لوگ کہنے لگے: سود بھی حرام ٹھہراتا ہے۔ اعشیٰ نے جواب دیا نہ میں نے کبھی قرض دیا ہے نہ قرض لیا ہے کوئی اور بات؟ قریش کے آدمی کہنے لگے ان کی شریعت میں تو شراب بھی حرام ہے۔ اعشیٰ کہنے لگا۔ اُف! اچھا، تو پھر میں واپس جاتا ہوں گھڑے میں کچھ بچی کھچی شراب چھوڑ آیا ہوں اسے پی لیتا ہوں، پھر چلا جاؤں گا۔ ابوسفیان نے کہا: کیا اگر ہم تمہیں کوئی بہتر چیز پیش کریں تو تم اپنے اس ارادے سے باز آجاؤ گے۔ اعشیٰ نے پوچھا کیا چیز ہے۔ اس نے کہا۔ ان کے اور ہمارے درمیان پُرامن رہنے کا معاہدہ ہو چکا ہے تم ہم سے سو اونٹ

Marfat.com

لے لو اور اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ یہ سال وہیں گزارو اور دیکھو کہ ہمارے معاہدۂ امن کا کیا انجام ہوتا ہے۔ اگر تو ہم ان پر غالب آ گئے تو تم فائدے میں رہو گے اور اگر وہ ہم پر غالب آ گئے تو تم ان کے پاس جا سکو گے۔ اعشیٰ نے کہا: اچھا! میرے لئے یہ سودا کچھ ناپسندیدہ نہیں۔

ابوسفیان مکے میں داخل ہوا اور سرداران قریش سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ یہ ہے ابوبصیر اعشیٰ قیس، بخدا اگر یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس پہنچ گیا اور ان کے پیروکاروں میں شامل ہو گیا تو یہ اپنے اشعار کے ذریعے تمہارے خلاف جزیرۂ عرب میں آگ بھڑکا دے گا اس لئے بہتری اس میں ہے کہ اسے سو اُونٹ اکٹھے کر دو۔ سرداران قریش نے اعشیٰ کو سو اونٹ مہیا کر دیئے جنہیں وہ لے کر واپس لوٹ گیا۔ واپس جاتے ہوئے علاقہ یمامہ کی مشہور بستی منفوحہ کے پاس پہنچا تو اونٹ نے بدک کر اسے زمین پر پٹخ دیا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ اس طرح نہ وہ قریش کے انعام سے متمتع ہو سکا اور نہ اسلام کی دولت سے سرفرازی حاصل کر سکا اور یوں "نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم" کی تصویر بن کر مرقعِ عبرت قرار پایا۔

قریش کا خیال تھا کہ اعشیٰ قیس غلبۂ اسلام کا ذریعہ بن جائے گا اور وہ اللہ کے دین کے سامنے شکست کھا جائیں گے لیکن اعشیٰ کو دربارِ مدینہ میں حاضر ہونے سے باز رکھنے میں کامیاب ہو گئے تو وہ اسلام کی طاقت کے سامنے سرنگوں ہونے سے بچ جائیں گے مگر "نورِ خدا کفار کی اس حرکت پر خندہ زن تھا" وہ اسلام کے جس غلبے سے خوفزدہ تھے وہ سال ڈیڑھ سال بعد انہیں اپنی گرفت میں لینے والا تھا البتہ اعشیٰ ایمان کی دولت سے محروم ہو گیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اس نے جو قصیدہ کہا اس سے یہ تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ قرآنی احکام اور اسلامی اخلاق سے متاثر نہیں تو آگاہ ضرور تھا

Marfat.com

اس نے اپنے اشعار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا بھی واضح طور پر اعتراف کیا ہے، لیکن باوجود اس کے اس کا دل ایمان کی حرارت سے خالی تھا۔

اعشیٰ کا یہ قصیدہ چوبیس اشعار پر مشتمل ہے جن میں سے بارہ اشعار تشبیب، شاعر کے اپنے ذاتی حالات اور زمانے کی گردشوں کی تفصیل کے ساتھ ساتھ یمامہ سے یثرب تک سفر کی مشکلات کی تفاصیل پر مشتمل ہیں۔ قصیدے کا مطلع اور تشبیب یوں ہے۔

ألم تغتمض عيناك ليلة أرمد　　وعادك ما عاد السليم المسهدا

ماذاك من عشق النساء وإنما　　تناسيت قبل اليوم خلة مهددا

ولكن أرى الدهر الذى هو خاتر　　اذا اصلحت كفاى عاد فافسدا

شباب وشيب وافتقار وثروة　　فلله هذا الدهر كيف ترددا

وما زلت ابغى المال مذ أنا يافع　　وليدا وكهلا حين شبت وامردا

ان اشعار کا ترجمہ اس طرح ہے۔

1 - کیا واقعی تو آنکھیں نہ موند سکا اور تو نے اس طرح رات گزاری جس طرح آشوب چشم کا مریض بیقراری میں رات گزارتا ہے اور تیری عیادت اور تیمار داری اس کے سوا اور کچھ نہیں تھی کہ جو سانپ کے ڈسے ہوئے رات بھر نہ سو سکنے والے انسان کو میسّر آتی ہے۔

۲ - یہ بیقراری اور شب بیداری عشق بتاں کے سبب نہ تھی کیونکہ میں تو پہلے اپنی محبوبہ (مہدد) کی دوستی کو بھی بھلا چکا ہوں۔

۳ - بلکہ میری اس بیقراری اور شب بیداری کا سبب یہ ہے کہ میں اپنے ہاتھوں سے جو کچھ سنوارتا ہوں یہ زمانہ اسے دوبارہ...

۴ - سبحان اللہ! اس بے وفا زمانے کی گردشیں بھی خوب ہیں

Marfat.com

بڑھاپا ہے کبھی افلاس ہے کبھی دولت مندی ہے۔

۵ - میں عہدِ جوانی ہی سے مال و دولت کی تلاش میں لگا رہا ہوں بلکہ بچپن لڑکپن، جوانی اور بڑھاپا بھی اسی زر اندوزی کی نذر ہو گیا۔

اعشیٰ کے ان اشعار میں جہاں اس کا زور دار اور خوبصورت اسلوب لفظی سامنے آتا ہے وہاں عمدہ معانی اور سبق آموز باتیں معلوم ہوتی ہیں لیکن سب سے بڑھ کر اعشیٰ کا یہ اعتراف کہ وہ تمام عمر دولت کے لالچ میں بیکار بھٹکتا رہا بالکل واضح صورت میں ہمارے سامنے ہوتا ہے۔

ان اشعار کے بعد شاعر گریز کا انداز اختیار کرتے ہوئے اہلِ یثرب کے ہاں فروکش ہوتے اور سفر کی تمام صعوبتوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ہر صورت میں دربارِ رسالت میں پہنچنے کا عزم کیے ہوئے ہے بلکہ دربارِ نبوی میں حاضری سے قبل اپنی اونٹنی پر کسی قسم کا ترس کھانے کے لئے بھی تیار نہیں۔ کہتا ہے!

ألا أیھذا السائلی این یممت	فان لھا فی اھل یثرب موعدا
فاما اذا ما أدلجت فتری لھا	رقیبین جدیا لایغیب و فرقدا
وفیھا اذا ما ھجرت عجرفیة	اذا خلت حرباء الظھیرة اصیدا
احدت برجلیھا نجاء و راجعت	یداھا خنافالینا غیرا حردا
فآلیت لا ارثی لھا من کلالة	ولا من حفی حتی تزور محمدا
متی ما تناخی عند باب بن ھاشم	تریحی و تلقی من فواضله یدا

ترجمہ۔ (۱) ہاں اے سوال کرنے والے اگر تو یہ جاننا چاہتا ہے کہ میری اونٹنی کہاں کا ارادہ رکھتی ہے تو پھر جان لے کہ اس کی منزل اہلِ یثرب ہیں۔

(۲) - سو اب میری یہ اونٹنی جب رات کو رواں دواں ہو گی تو اسے اپنے دو محافظ ستارے جدی اور فرقد نظر آتے جائیں گے۔

Marfat.com

(۳) یہ اپنے اس سفر کے دوران جب تپتی دوپہر میں چلے گی تو اتنی بے نیازی اور تیزی سے رواں دواں رہے گی جیسے یہ اپنے پھٹے ہوئے نتھنوں کے ساتھ تپتی ہوئی دھوپ کی طرف یوں منہ کر کے چل رہی ہے جس طرح گرگٹ ہمیشہ سورج کے سامنے رہتا ہے (شعر میں اونٹنی کو گرگٹ سے تشبیہہ دی ہے کہ وہ دھوپ کی تمازت کی اس طرح عادی ہے جس طرح گرگٹ سورج کا پرستار ہے۔

(۴) یہ اونٹنی تیز چلتے ہوئے اپنے پاؤں تیزی سے اٹھاتی ہے اور یوں لگتا ہے جیسے وہ اپنے نرم نرم بازوؤں کو یوں حرکت میں لا رہی ہے جس طرح کشتی کے چپو حرکت میں آتے ہیں۔ گو اونٹنی صحرا کا بحری جہاز ہے۔

(۵) میں نے یہ قسم کھائی ہے کہ اس کی تھکاوٹ کی پروا نہ کرتے ہوئے اور اس کی مشقت کو اہمیت نہ دیتے ہوئے اس پر اس وقت تک ترس نہیں کھاؤں گا جب تک یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے مجھے یثرب میں نہیں پہنچا دیتی۔

۶۔ جب یہ اونٹنی فرزند ہاشم کے دروازے پر بٹھائی جائے گی تو آرام و راحت پانے کے علاوہ ان کی بخشش و سخاوت سے بھی یہ بہرہ ور ہوگی۔

نزولِ قرآن کے آغاز اور اعلانِ نبوت کے بعد عرب کے ہر گوشے کی نظریں بنی ہاشم کے اس درِ یتیم پر لگی ہوئی تھیں۔ اسے اپنے ہی ستا رہے تھے کہ وہی اس کے راستے میں رکاوٹ تھے۔ لیکن عرب اس عہد میں شعر و ادب کے رسیا تھے جس طرح شعر کسی شاعر کی زبان سے نکلنے کے بعد تمام جزیرۂ عرب کے لئے وردِ زبان بن جاتا تھا اسی طرح آیاتِ ربانی سینوں کو گرما اور دلوں کو ملا رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی نبیّ امّی صلی اللہ علیہ وسلّم کی عظمت و شہرت بھی چار دانگ عالم میں پہنچ چکی تھی۔ آپ کے ارشادات اور آپ کی سخاوت کے بھی ہر چہار سو چرچے تھے۔ اعشیٰ قیس اسی پس منظر میں یوں کہتا ہے۔

Marfat.com

نبی یری مالا ترون وذکرہ — أغار لعمری فی البلاد وانجدا
لہ صدقات ماتغب ونائل — ولیس عطاء الیوم مانعہ غدا
اجدک لم تسمع وصاۃ محمد — نبی الالہ حین اوصی واشہدا

(۱) محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے نبی ہیں جن کی نگاہ پاک وہ کچھ دیکھتی ہے جسے تم نہیں دیکھ پاتے جہاں تک آپ کی عزت وشہرت کا تعلق ہے تو بخدا وہ تو دنیا کے تمام نشیب وفراز عبور کر چکی ہے۔

(۲)۔ آپ کے عطیات اور بخششیں ایسی ہیں جو کبھی منقطع نہیں ہوتیں اگر آج کچھ عطا فرمائیں تو یہ بات کل کی بخشش میں رکاوٹ نہیں بنے گی۔

۳۔ کیا واقعی تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیتیں اور ارشادات نہیں سنے وہ اللہ کے نبی ہیں۔ آپ نے لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچایا اور اس پر سب کو گواہ بنایا ہے یہ نزول قرآن کا عہد تھا قرآنی آیات اور محاورات بلغاء اور شعراء کی زبانوں پر جاری تھے اس عہد کے ادباء اور شعراء کے کلام میں قرآنی اثرات نمایاں نظر آتے ہیں۔ الفاظ وتراکیب اور تشبیہات واستعارات کے ساتھ ساتھ افکار ومعانی بھی قرآنی عظمت وحکمت سے متاثر نظر آتے ہیں۔ سبع معلقات کے عظیم شاعر عبید بن ربیعہ العامری کے کلام میں قرآنی اثرات نمایاں ہیں۔ اعشیٰ کی شاعری خصوصاً یہ قصیدہ دالیہ بھی قرآنی اثرات سے خالی نہیں۔ بعض بصری ادباء کا خیال ہے کہ مندرجہ ذیل اشعار میں قرآنی الفاظ و اصطلاحات کا موجود ہونا انہیں مشکوک اور رکیک بنا دیتا ہے لیکن یہ بالکل لغو اور بے معنی بات ہے۔ قرآنی الفاظ ومصطلحات اور محاورات وتراکیب سے شعر میں رکاکت یا نرمی کس طرح آگئی؟ قرآنی الفاظ واصطلاحات اور معانی ومفاہیم تو شعراء اور خطباء بلکہ ادباء اور انشاء پردازوں کے لئے بھی رونق اور روشنی کا کام دیتے رہے ہیں اسی طرح اعشیٰ کو معلوم تھا کہ وہ دربارِ نبوی میں قصیدہ پیش کرنے چلا ہے اس لئے آیاتِ بینات سے اقتباس نور کرتے ہوئے اس نے اپنے ان اشعار کو سجایا ہے لہٰذا

Marfat.com

ان کی صحت کے بارے میں شک کرنا محض اس فیشن کے ضمن میں آتا ہے جس کی علمبرداری کا شرف ڈاکٹر طٰہ حسین کے حصے میں آیا تھا۔ اعشیٰ کے یہ اشعار قرآنی الفاظ و تراکیب اور حکمت و موعظمت سے مستعار نظر آتے ہیں۔

إذا انت لم ترحل بزاد من التقی ولاقیت بعد الموت من قد تزودا
ندمت علی أن لا تکون کمثله وأنك لم ترصد لما کان أرصدا
فإیاك والمیتات لا تأکلنها ولا تأخذن سهما حدید التفصدا
واذا النصب المنصوب لا تنسکنه ولا تعبد الأوثان واللّٰه فاعبدا
وصل علی حین العشیات والضحی ولا تحمد الشیطان فاللّٰه فاحمدا
ولا السائل المحروم لا تترکنّه لعاقبة ولا الاسیر المقیّدا
ولا تسخرن من بائس ذی ضرارة ولا تحسبن المرء یوماً مخلدا
ولا تقربن جارة إنّ سرها علیك حرام فانکحن أو تأبدا

(۱) اگر تو نے دُنیا سے تقویٰ اور عمل صالح کی زاد راہ نہ حاصل کی اور موت کے بعد ان لوگوں سے ملا جو زادِ راہ لے کر مرے تھے۔

(۲) تو تجھے اپنی اس کوتاہی پر ندامت ہوگی اور کہے گا کہ کاش میں نے بھی اس کی طرح زادِ راہ حاصل کی ہوتی اور تیار کی ہوتی۔

(۳) خبردار! مردار مت کھانا یا لوہے کے تیر سے فصد کھول کر نکالا ہوا خون مت پینا۔

(۴) بتوں کے سامنے قربانی کے جانور مت ذبح کرنا صرف اللہ کی عبادت کرنا بتوں کو مت پوجنا۔

(۵) دن رات نماز میں مصروف رہنا۔ صرف اللہ کا شکر ادا کرنا شیطان کا نہیں۔

(۶) نہ کسی سائل کو محروم رہنے دینا اور نہ کسی قیدی کو بیڑیوں میں جکڑا رہنے دینا۔

(۷) کسی بے کس کا تمسخر مت اڑانا جو کسی مشکل میں گھرا ہو کیونکہ تو نے اس دنیا میں ہمیشہ نہیں رہنا۔

Marfat.com

(۸) اپنی پڑوسن کے قریب بھی مت بھٹکنا وہ تیرے لئے حرام ہے اس لئے یا تو رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو جانا یا ازدواجی زندگی سے دُور رہتے ہوئے پاکیزہ زندگی اختیار کر لینا۔

Marfat.com

سلام بحضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com